کلیسیا کیا ہے؟

اہم سوالات

آر۔ سی۔ سپرول

کلیسیا کیا ہے؟

اہم سوالات

ڈاکٹر آر۔ سی۔ سپرول

UCRT
URDU CENTER FOR
REFORMED THEOLOGY
اُردُو سنٹر فار ریفارمڈ تھیولوجی

جُملہ حقوق بحق ناشرین محفوظ ہیں

Originally published in English under the title:
What is theChurch?
© 2013 by R.C. Sproul

Published by Ligonier Ministries
421 Ligonier Court, Sanford, FL 32771, U.S.A.
Ligonier.org
Translated by permission. All rights reserved.

نام کتاب: کلیسیا کیا ہے؟
مصنف: آر۔ سی۔ سپرول
مترجم: رسف سرفراز
نظرِ ثانی: ڈاکٹر ایلیاہ میسیؔ
اِشاعت: ۲۰۲۵
ناشرین: اُردو سنٹر فار رِیفارمڈ تھیولوجی www.ucrt.org

اِس کتاب کا ترجمہ اور اِشاعت "لیگنئیر منسٹریز" (Ligonier Ministries) اَمریکہ کی اِجازت سے کیا گیا ہے۔ آپ اِس کتاب کو ہماری ویب سائٹ اُردو سنٹر فار رِیفارمڈ تھیولوجی www.ucrt.org سے مفت حاصل کرسکتے ہیں، مگر یہ کتاب فروخت کے لیے نہیں۔

فہرستِ مضامین

ابواب	صفحہ نمبر
۱. کلیسیا ایک ہے	۴
۲. سچائی میں متحد	۸
۳. عقائد منقسم کرتے ہیں	۱۳
۴. دِیدنی اور نادِیدنی کلیسیا	۲۱
۵. کلیسیا پاک ہے	۲۸
۶. کلیسیا عالم گیر ہے	۳۶
۷. کلیسیائی بنیاد: رسُول	۴۱
۸. خداوند کے خُدام	۴۶
۹. حقیقی کلیسیا کی نشانیاں	۵۱

بابِ اوّل

کلیسیا ایک ہے

یوحنا کی معرفت اِنجیلی بیان کے سترہویں باب میں، یسوع مسیح نے سب سے جامع دُعا کی، جو عہدِ جدید میں ہمارے لئے درج ہے۔ اِس شفاعتی دُعا میں یسوع نے اپنے شاگردوں اور اُن تمام لوگوں کے لئے دُعا کی جو شاگردوں کی گواہی کے وسیلہ سے ایمان لائیں گے۔ اِس دُعا کو یسوع کی اعلیٰ کہانتی (دُعا بطور سردار کاہن) دُعا کہا جاتا ہے۔ اِس کا مرکزی موضوع مسیح کی باپ سے درخواست ہے کہ اُس کے لوگ متحد ہوں۔ در حقیقت یہ دُعا مسیحی اِتحاد کے لئے تھی۔ لیکن کلیسیائی تارِیخ کے مقابلے میں سب سے زیادہ منتشر کلیسیا اِکیسویں صدی کی کلیسیا ہے۔ لہٰذا، ہم اِس سوال کے ساتھ ایک بحران دیکھتے ہیں کہ "آخر کار کلیسیا کیا ہے؟"

تارِیخی طور پر، نقائیہ کی قدیم کلیسیائی کونسل کے ذرِیعے سے کلیسیا کو چار کلیدی اَلفاظ سے بیان کیا گیا ہے، ا۔ ایک) ۲۔ پاک) ۳۔ عالم گیر) اور ۴ رسُولی)۔ جیسا کہ ہم کلیسیائی ماہیّت کا مطالعہ کر رہے ہیں تو مَیں اِن چار توسیعی زُمروں کو بیان کروں گا، جو کلیسیائی ماہیّت کی وضاحت کرتے ہیں۔

اوّل، کلیسیا ایک ہے۔ کیا واقعی؟ اگر ہم عصرِ حاضر کی مسیحیت کے منظر نامے کا جائزہ لیں، تو کلیسیا کو بیان کرنے کے لئے آخری لفظ جو ہم اِستعمال کر سکتے ہیں، وہ ایک یا متحد ہو گا۔

ہم کلیسیائی اِتحاد کے لئے مسیح کی دُعا اور قدِیم کلیسیائی اِعلان کو کیسے سمجھیں اور اِس کا جواب دیں کہ کلیسیا ایک ہے؟ تارِیخ میں اِس کے لئے کئی نقطہ نظر رہے ہیں۔ بیسویں صدی میں اِسے "تحریکِ اِتحاد" کا نام دیا گیا۔ یہ تحریک عالمی کلیسیائی کونسل اور دِیگر اِداروں کی جانب سے ایک کوشش تھی کہ فرقہ وارانہ گروہوں کو ایک مرکزی، کلیسیائی اِدارے میں تقسیم کرنے والے گروہوں کی تشکیل یا اِصلاح کی سمت میں آگے بڑھائیں۔ تحریکِ اِتحاد کا بنیادی مقصد دِیدنی کلیسیا میں اِتحاد بحال کرنا تھا۔ اِتحاد کی جانب اِس پیش رفت کے نتیجے میں ہم نے دیکھا کہ پہلے سے منقسم فرقوں کے درمیان آپس میں ضم ہونے کا رُجحان بڑھ گیا۔ بد قسمتی سے، جب دو کلیسیائیں یا فرقے آپس میں ضم ہو جاتے تو بعض لوگ اُن کے اِنضمام سے اِتفاق نہیں کرتے تھے، جس کے باعث وہ اپنی نئی تشکیل شُدہ تنظیم کو چھوڑ کر ایک نئی تنظیم بنا لیتے جو اُن کی اَقدار سے مطابقت رکھتی تھی۔ لہٰذا، اِتحاد کے ذرِیعے سے کم کلیسیائیں بنانے کی کوشش میں، یہ تحریکیں فقط زیادہ کلیسیائیں بنا دیتی تھیں۔

مزید ایک اَور مسئلے نے سر اُٹھایا، اور یہ مسئلہ تکثیریت (Pluralism) تھا۔ تکثیریت ایک ایسا فلسفہ ہے جو ایک ہی اِدارے کے اندر کئی مؤقف اور نظریات کے وسیع تنوع کو تسلیم کرتا ہے۔ چونکہ بعض کلیسیاؤں میں متعدد نظریاتی تنازعات اُبھرے

تھے، اِس لئے اُنہوں نے امن اور اِتحاد برقرار رکھنے اور ساتھ ہی کلیسیا کے اندر مختلف نظریات کو تسلیم کرنے کی کوشش کی تھی۔ یہ متضاد نظریات کو یکساں کرنے کی ایک کوشش ہے۔

جیسے جیسے کلیسیائیں تکثیریت پسند ہو رہی تھیں، ویسے ہی متضاد نظریات کی تعداد میں بھی اضافہ ہو رہا تھا۔ اِس کے نتیجے میں تنظیمی اور ساختی اِتحاد مرکزی تشویش بن گیا۔ لوگ ہر قیمت پر کلیسیا کو بظاہر متحد رکھنے کی کوشش کرتے تھے۔ تاہم، اِس کی ایک قیمت ہوتی ہے اور تارِیخی اِعتبار سے یہ قیمت کلیسیاؤں کی اِقرارالایمانی پاکیزگی ہے۔

سولہویں اور سترہویں صدی میں جب پروٹسٹنٹ تحریک کا آغاز ہوا تو اِقرارالایمان تشکیل دیئے گئے۔ یہ وہ عقائدی بیانات تھے جو اُن نظریات کو بیان کرتے ہیں جن کو مخصوص کلیسیاؤں نے قبول اور تسلیم کیا۔ یہ اِقرارالایمانی دستاویزات مسیحی ہونے کے بنیادی اُصولوں کا خلاصہ بیان کرتی ہیں۔ جیسے تثلیث پر یقین، مسیح دو فطرتوں کے ساتھ بطورِ ایک شخصیت، اور جسمانی قیامت۔ صدیوں سے، پروٹسٹنٹ اِزم کو ہر تنظیم کے ذریعے سے اِقرار کئے گئے نظریات کے مجموعے نے متعین کیا تھا۔ لیکن ہمارے دَور میں تحریکِ اِتحاد کے اَثرات کے ایک حصے کا تعلق اِن پرانے اِقرارالایمان سے رہا ہے۔ اِس کے علاوہ، بعض کلیسیاؤں میں تکثیریت کے ساتھ ساتھ اِقرارالایمان کی بنیاد کو وسیع کرنے کی کوشش کی جاتی ہے تاکہ دِیدنی کلیسیا کے اِتحاد کو حاصل کیا جا سکے۔

اگر آپ کسی کلیسیا سے تعلق رکھتے ہیں تو آپ اُس کے ساتھ کیوں مُنسلک ہیں؟ کافی عرصے سے مَیں نے غور کیا ہے کہ لوگ فرقوں کے درمیان منتقل ہونے کا رُجحان رکھتے ہیں۔ لوگ اُس کلیسیا میں جانے کا رُجحان زیادہ رکھتے ہیں جہاں اُنہیں پاسبان، اُس کی منادی، حمد وثنا یا کوئی خاص پروگرام پسند ہو۔ اکثر لوگ ایک فرقے سے دُوسرے فرقے میں یا ایک کلیسیا سے دُوسری کلیسیا منتقل ہونے میں سکون محسوس کرتے ہیں۔ افسوس کی بات ہے کہ ہم شاذونادر ہی لوگوں کو کلیسیائی اِیمان پر توجہ دیتے ہوئے دیکھتے ہیں۔ تاہم، نئے عہد نامے میں جب کلیسیا کو اِتحاد کی دعوت دی جاتی ہے، تو ہمیں یاد رکھنا چاہیۓ کہ پولُس رسُول اِن اَلفاظ میں اِتحاد کی بات کرتا ہے: ایک خداوند، ایک اِیمان اور ایک بپتسمہ۔ یہ اِتحاد ایک متحد تنظیم اور متحد طریقۂ کار کے لحاظ سے سطحی نہیں، بلکہ سب سے پہلے یہ اِتحاد مسیح کی شخصیت اور کام میں ایک متحد اِقرارالایمان ہے۔ اور دُوسرا اِس اِقرارالایمان کے مواد پر متفق ہونا ہے۔ مگر افسوس کی بات ہے کہ جہاں کلیسیائی اِتحاد پایا جاتا ہے یعنی رسُولی خوش خبری، وہیں سے کلیسیائی اِتحاد ٹوٹ چکا ہے۔

باب دوم

سچائی میں متحد

گذشتہ باب میں ہم نے سیکھا کہ مسیح کی کلیسیا کے لئے چار بنیادی خصوصیات ہیں یعنی وہ ایک ہو، پاک ہو، عالم گیر اور رسُولی ہو۔ اِس دوران میں ہم نے کلیسیائی وحدت یا اِتحاد پر غور کیا اور بعض تارِیخی مسائل کا جائزہ بھی لیا جو تحریکِ اِتحاد کے نتیجے میں اُبھرے تھے۔ درحقیقت ایکومینزم(Ecumenism) کلیسیا کو ممکن حد تک دِیدنی، تنظیمی اور اِدارہ جاتی اِتحاد فراہم کرنے کا مقصد رکھتی ہے۔ اِس تحریک کے تناظر میں، کلیسیاؤں نے اپنی اِلٰہیاتی اور اِقرارالایمانی بنیاد کو وسیع کرنا ضروری سمجھا تاکہ اِدارے کے اندر مختلف اِلٰہیات کو موزُوں کیا جاسکے۔ اِسے تکثیریت کہتے ہیں۔

تارِیخی مسیحیت کے اندر ہمیشہ تکثیریت کی ایک خاص سطح رہی ہے۔ مَیں نے گریجویٹ سکول میں ایک کورس کیا جس کا نام "بدعت کی تارِیخ" تھا۔ اِس کورس کے دوران میں طالب علموں کو کلیسیائی تارِیخ میں سب سے زیادہ متصادم اِلٰہیاتی مسائل میں سے بعض کا جائزہ لینا پڑا۔ ہم نے ایبیونائٹ(Ebionite) بدعت، ڈوسیٹک (Docetic) بدعت اور غناسطی بدعت کا مطالعہ کیا۔ ہم نے نقائیہ اور خلقیدون جیسی معروف کلیسیائی کونسلوں کا مطالعہ بھی کِیا۔ اِن کونسلوں نے مسیحیت سے متعلق مختلف قسم کی بدعات کو حل کیا۔ درحقیقت کلیسیا کو ہمیشہ بدعات سے نمٹنا پڑا ہے اور کلیسیا نے

ہمیشہ بدعت اور غلطی کے درمیان اِمتیاز کیا ہے۔ یہ نوعیت کا اِمتیاز نہیں بلکہ درجے کا اِمتیاز ہے۔ یہ فرق نوعیت کا نہیں بلکہ شدت یا درجے کا ہوتا ہے۔ کلیسیا ہمیشہ غلطیوں سے دوچار رہی ہے یا کلیسیا میں ہمیشہ بعض ایسے اَراکین ہوتے ہیں جن کی سوچ اور عقائد غلط ہوتے ہیں۔ لیکن جب کوئی غلطی اِتنی سنگین ہو کہ اُس سے کلیسیا کو خطرہ لاحق ہو، اور جس سے مسیحی اِیمان کے بنیادی اُصول متاثر ہوں، تو بالآخر کلیسیا کو کھڑا ہو کر کہنا پڑتا ہے: ”یہ وہ تعلیم نہیں جس پر ہم یقین رکھتے ہیں۔ یہ غلط عقیدہ بدعت ہے اور اِسے دِیدنی کلیسیا کے اندر برداشت نہیں کیا جا سکتا۔“ تارِیخی طور پر، علمِ اِلٰہی پر تنازعات کے ساتھ ایسا ہی ہوا ہے۔

یہاں یہ سمجھنا ضروری ہے کہ کلیسیا میں بعض ایسی غلطیاں ہوتی ہیں جنہیں ہم غیر ضروری کہتے ہیں، کیوں کہ اُن سے ہماری نجات داؤ پر نہیں لگتی۔ گذشتہ سالوں سے مسیحی لوگ بپتسمے کے دُرُست طریقہ کار پر بحث کرتے رہے ہیں، یعنی بپتسمہ میں ڈبونا، چھڑکنا یا محض پانی ڈالنا ہوتا ہے؟ لیکن مسیحی تارِیخ میں کم ہی لوگ ایسے ہوں گے جو یہ دلیل دیں گے کہ مسیحیت اور نجات کے لئے ایک خاص قسم کا بپتسمہ ضروری ہے۔ دُوسری طرف، زیادہ تر مسیحی یہ تسلیم کریں گے کہ مسیحی زِندگی میں پوری سچائی اور فرماں برداری اہم ہے۔ اگرچہ ہم بعض چیزوں پر اِختلاف رکھتے ہیں، لیکن ہم یہ بھی تسلیم کرتے ہیں کہ ہم سب خدا کو خوش کرنے اور بائبل مقدس کی فرماں برداری کرنے کے لئے کوشاں ہیں۔ پھر بھی ہم بعض اوقات نظریات پر متفق نہیں ہو سکتے۔

عمومی طور پر گناہ کے حوالے سے بائبل مقدس ایسی محبت کا ذِکر کرتی ہے جو بہت سے گناہوں کو ڈھانپ لیتی ہے۔ پھر بھی بعض ایسے مخصوص گناہ ہیں جو اِتنے سنگین ہوتے ہیں کہ اُن کے لئے کلیسیائی ضابطے کی ضرورت ہوتی ہے۔ مگر کئی معاملات میں ایسی رسمی آزمائشیں(Formal trials)ہوتی ہیں جو کسی شخص کو کلیسیائی رُکنیت سے خارج کرنے کا باعث بن سکتی ہیں۔

نئے عہدنامے میں ہر گناہ کی سزا کے لئے کلیسیائی رُکنیت سے اَخراج مقرر نہیں۔اِس کے بجائے، محبت، صبر، برداشت اور بردباری مسیحی لوگوں کی خصُوصیت ہونی چاہیئے۔ ہمیں ایک دُوسرے کی کمزوریوں کو صبر اور محبت کے ساتھ برداشت کرنا ہے۔ ہمیں ہر اِختلافِ رائے کو تادِیبی مقدمے(Disciplinary case)بنانے کی کوشش نہیں کرنی چاہیئے۔

تارِیخی طور پر کلیسیا نے تسلیم کیا ہے کہ بعض ایسے اِختلافات ہوتے ہیں جو نجات کے لئے ضروری نہیں۔جو کلیسیائی "ایس" "esse" (جوہر، وجود، یا مادّے - لاطینی) کو متاثر نہیں کرتے۔ مگر بعض ایسے مسائل بھی ہیں جو مسیحیت کے جوہر کو متاثر کرتے ہیں اور یہ وہ مسائل ہیں جو کلیسیائی تارِیخ میں نظریے کے سب سے زیادہ پریشان کُن مسائل میں زیرِ بحث آئے ہیں۔

اِس کے برعکس بعض خطائیں ایسی بھی ہوتی ہیں جو لازمی طور پر مسیحی جوہر کے حوالے سے غلطیاں نہیں، لیکن وہ لاطینی لفظ "bene esse" کی عکاسی کرتی ہیں۔ "بنی" "bene" لاطینی زبان میں صرف "well" کا لفظ ہے۔ لہٰذا، ہم اُن غلطیوں کے درمیان

اِمتیاز کر رہے ہیں جو کلیسیائی وجود کو متاثر کرتی ہیں یعنی (بڑی بدعت) اور بعض چھوٹی بدعات جو کلیسیا کی بھلائی / فلاح کو متاثر کرتی ہیں۔

اِتحاد اور پاکیزگی کو قائم رکھنے کے لئے کلیسیا ہمیشہ مُشکل کا شکار رہی ہے۔ کیوں کہ موجودہ نسل میں سب سے بڑا خوف تحریکِ اِتحاد ہے جو نظریے کو غیر جانب دار اور موافق (relativize) بنانے کی کوشش کر رہی ہے۔ اِس اِتحاد کا آغاز مسیح کی اُلوہیت یا مسیح کے کفارے جیسے مرکزی حقائق پر گفت وشنید سے ہوتا ہے – ایسا فقط دِیدنی اِتحاد کے لئے ہوتا ہے۔

عصرِ حاضر میں کلیسیا کو جس بحران کا سامنا ہے وہ بڑی حد تک کلیسیا پر اَٹھارھویں صدی کی روشن خیالی (Enlightenment) کے اَثرات اور اُنیسویں صدی کی آزاد خیالی (Liberalism) کی آمد کا نتیجہ ہے۔ ماضی میں آزاد خیال ہونے کا مطلب صرف آزاد اور کشادہ ہونا تھا۔ اپنے آپ میں اِصطلاح "آزاد خیال" ایک خوبی کو بیان کرتا ہے۔ لیکن جب آپ اِس لاحقے "ism" کو آخر میں لگاتے ہیں تو اِس سے مراد علمِ اِلٰہی کا ایک خاص مکتب ہے جس نے مختلف فرقوں کی حدود میں دِیدنی کلیسیا پر بڑے پیمانے پر اَثر ڈالا ہے۔ اِس کی اِبتدا جرمن ماہرِ علمِ اِلٰہیات نے تارِیخی مسیحیت کی مافوق الفطرت جہتوں پر حملہ کرنے اور بائبلی معجزات کی صداقت سے اِنکار کرنے سے کی۔ اُنہوں نے مسیحی اِیمان کو اَخلاقی ضابطے یا اَقداری نظام تک محدود کرنے کی کوشش کی۔ اُنہیں راسخ الاعتقاد کلیسیا چھوڑ کر ایک نیا مذہب قائم کرنے کی کوشش کرنی چاہئے تھی اور درحقیقت وہ یہی کر رہے تھے۔

مگر آزاد خیالوں کی اکثریت نے ایسا نہیں کیا۔ اُنہوں نے بڑے فرقوں کے مدارس، کالجوں، بورڈز اور ایجنسیوں پر قبضہ کر کے دِیدنی کلیسیاؤں میں اپنا مقام برقرار رکھنے کی کوشش کی۔ اور بڑی حد تک وہ اپنے مقصد میں کامیاب بھی رہے۔ چناں چہ بیسویں صدی کے آغاز میں اَمریکہ میں ایک تباہ کُن جدوجہد کا آغاز ہوا، اِس مسئلے کو بنیاد پرستی، جدِیدیت پسندی کے نام سے جانا جاتا ہے۔

اِس طرح کلیسیا آزاد خیالوں اور قدامت پسندوں کے درمیان، مبشروں اور جدیدیت پسندوں کے درمیان تقسیم ہونا شروع ہو گئیں۔ بعض معاملات میں آزاد خیال اور قدامت پسند بڑے فرقوں کے اندر ہم آہنگی برقرار رکھتے رہے، لیکن یہ ہم آہنگی کسی بھی طرح سے پُرامن نہ تھی۔ اِس کے بعد بہت سے فرقے اِس حد تک تقسیم ہو گئے تھے کہ متعدد معروف کلیسیائیں، اپنی تعداد اور اَثرورسُوخ کے لحاظ سے معروف نہ رہیں۔ اِس کے برعکس بشارتی کلیسیاؤں میں ترقی مسلسل بڑھتی رہی، جبکہ آزاد خیالوں کی زدّ میں آنے والی معروف کلیسیائیں تنزلی کا شکار ہو رہی تھیں۔ لہٰذا، دو یا تین عشروں میں ایک فرقے نے اپنے دس لاکھ سے زائد اَراکین کھو دیئے تھے۔

مجھے حیرت ہے کہ اِتنے سارے لوگ اُنیسویں صدی کی آزاد خیالی کے اِمتیازی علمِ الٰہی سے ناواقف ہیں۔ اب بھی ایسا لگتا ہے کہ عوام کا اِعتماد اُن پاسبانوں پر ہے جو مسیح کی اُلوہیت، مسیح کے کفارے اور اُس کی ایک کنواری سے پیدایش پر یقین نہیں رکھتے۔ بہت سے لوگ یہ جان کر حیران رہ جاتے ہیں کہ بعض فرقوں میں تقریباً ۸۰ فیصد

پاسبان اِن باتوں سے مُنکر ہیں۔ وہ پوچھتے ہیں کہ ’’کوئی پاسبان کیوں بنے گا اور کیوں اِن باتوں پر یقین نہیں کرے گا؟‘‘ اور مَیں جواب دیتا ہوں کہ اِس میں کوئی نئی بات نہیں اور ہمارے پاس یہ مسئلہ ایک طویل عرصے سے ہے۔

باب سوم

عقائد منقسم کرتے ہیں

جب مَیں نوجوان تھا، تو مَیں نے ایک کہاوت سیکھی جو میرے لئے بہت مفید رہی۔ یہ کہاوت اِس طرح تھی کہ ''ایک ہی قسم یا مشابہ رنگ کے پرندے عمومی طور پر ممکنہ حد تک قریب ترین جگہوں پر جمع ہوتے ہیں۔'' اور اگر اِس کا ترجمہ کیا جائے تو ''ایک جیسے پرندے ایک جُھنڈ میں رہتے ہیں۔'' ہمارے اندر یہ رُجحان پایا جاتا ہے کہ ہم اُن لوگوں کے ساتھ رہنا چاہتے ہیں جن کے ساتھ ہم یکساں اَقدار اور نظریات رکھتے ہیں۔ درحقیقت پروٹسٹنٹ اِزم کا ایک بڑا افسوس ناک پہلو یہ ہے کہ اِن کی کلیسیاؤں کی رُکنیت کا تعین عمومی اِقرارالایمان کی بنیاد پر نہیں بلکہ سماجی و اِقتصادی مماثلت کی بنیاد پر ہوتا ہے۔

گذشتہ زمانے میں رومن کیتھولک کلیسیا کے بارے میں، مَیں ایک چیز کی عزت کرتا ہوں کہ اُنہوں نے پیرش کے لحاظ سے اپنی کلیسیائیں قائم کیں۔ ہم ایک ہی بلاک پر پہلا، دُوسرا، تیسرا، چوتھا اور پانچواں رومن کیتھولک چرچ نہیں دیکھتے، جیسے ہم پہلا بپٹسٹ چرچ اور دُوسرا بپٹسٹ چرچ، یا پہلا پریسبیٹیرین چرچ، دُوسرا پریسبیٹیرین چرچ اور تیسرا پریسبیٹیرین چرچ دیکھتے ہیں۔

نئے عہد نامے کا اِتحاد اِیمان کا اِتحاد ہے۔ رومن کیتھولک کلیسیا نے فیصلہ کیا کہ ایک ہی جماعت میں اِنتظامیہ، مزدور اور مختلف نسلی پس منظر کے لوگوں کو شامل کیا جائے۔ یہ ایک عُمدہ عمل تھا، کیوں کہ کلیسیا کو کسی خاص آبادیاتی گروہ پر نشانہ نہیں بنانا چاہیئے۔ سارے معاشرے کو مسیح کے بدن میں شریک ہونے کے لئے بلایا جاتا ہے۔ عہدِ جدِید کے سماج میں اِفسُس میں بپٹسٹ چرچ، افسُس میں پریسبیٹیرین چرچ اور اِفسُس میں لوتھرن چرچ نہیں تھا۔ بلکہ وہ سب اِفسُس کی کلیسیا کہلاتی تھی۔ بلاشبہ، ہمارے زمانے میں بھی بہت چھوٹے دِیہاتوں اور قصبوں میں محض ایک چرچ ہوتا تھا، لیکن اب زیادہ تر کلیسیائیں پورے علاقوں میں پھیلی (Proliferation) ہوتی ہیں۔ لیکن پھر بھی، جس اِتحاد کی بات نئے عہد نامے میں کی گئی ہے وہ اِیمان کا اِتحاد ہے، ایک ایسا اِتحاد جہاں لوگ سچائی اور اِنجیل کے ساتھ مشترکہ عہد کی وجہ سے اِکٹھے ہوتے ہیں۔ ہمارے زمانے میں، ہم نے محض ظاہری تنظیمی ڈھانچوں کے ذرِیعے سے اِتحاد تلاش کرنے کی کوششوں کو دیکھا ہے۔ اِتحاد کو متعین کرنے کا ایک اَور طریقہ یہ ہے کہ ہم اپنی توجہ رُوحانی اِتحاد پر مرکوز کریں۔

مجھے یاد ہے ۱۹۷۰ء کی دِہائی میں، جب مَیں پنسیلوانیا کے لیگونیئر ویلی سٹڈی سینٹر میں تھا، تو ہم نے فرانس سے آنے والے ایک گروہ کی میزبانی کی تھی جو کرشماتی مسیحی (Charismatic) گروہ تھا۔ اِن میں مختلف فرقوں سے تعلق رکھنے والے اَفراد شامل تھے، جیسے کہ لوتھرن، رومن کیتھولک، پینتی کاسٹل اور پریسبٹیرین۔ اُنہوں نے اپنے

رُوحانی تجربے کا اِشتراک کرتے ہوئے بڑے جوش و خروش سے اِس اِتحاد کا ذِکر کیا جس کا اُنہوں نے رُوح القدس میں ایک ہونے کے طور پر تجربہ کیا تھا۔

مَیں اُن کے واضح اِتحاد کا احساس دیکھ کر حیران رہ گیا تھا، اِس لئے مَیں نے اُن سے کہا، ''آپ نے اِن سنگین تارِیخی اِختلافات پر کیسے قابو پایا ہے'' اُنہوں نے سوالیہ انداز سے پوچھا ''مثال کے طور پر کون سے اِختلافات؟'' تو مَیں نے اِن میں سے بعض اختلافات کا ذِکر کیا۔ یہ فیصلہ غلط تھا، کیوں کہ چند لمحوں بعد وہ اِن باتوں پر ایک دُوسرے کے ساتھ جھگڑنے لگے دُوسرے لفظوں میں، وہ اپنے نظریاتی اِختلافات کو بالائے طاق رکھتے ہوئے اپنے اِتحاد کو برقرار رکھنے کے قابل تھے۔ کیا آپ اُن کے تناؤ کو محسوس کر سکتے ہیں؟ ایک طرف، اِس رفاقت اور رُوحانی اِتحاد میں کچھ اِنتہائی مثبت پہلو ہے جو اصل میں دِکھائی دیتا تھا۔ لیکن نظریاتی اِختلافات کو یکسر نظر انداز کرنے کی کوشش میں سنگین خطرہ بھی موجود تھا۔

ایسا لگتا ہے کہ یہ آج ہماری ثقافت کا رُجحان ہے۔ ہمارے دَور کا اُصول بیان کرتا ہے کہ عقائد تقسیم کرتے ہیں۔ یہ بات تارِیخی طور پر سچ ہے کہ عقیدہ لوگوں کو تقسیم کرنے کا رُجحان رکھتا ہے۔ کیا آپ نے کبھی سوچا ہے کہ یہ تقسیم کیوں ہوتی ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ آزاد خیال اِدارے اپنے علاوہ دِیگر عقائد کو برداشت کر لیتے ہیں۔ اِس کے برعکس قدامت پسند بہت سی چیزوں پر لڑتے دِکھائی دیتے ہیں۔

لیکن آزاد خیال شاید اُتنے روادار نہیں جتنا آپ اُنہیں سمجھتے ہیں۔ وہ عمومی طور پر عقیدے کے معاملے میں تب تک نرم روِیہ رکھتے ہیں، جب تک بحث قدامت پسند

عقیدے کی جانب رُخ نہ کرلے۔ اِس کے بعد وہ شدید مخالفت شروع کر دیتے ہیں۔ اور جلد ہی جو لوگ اپنے آزاد خیال ہونے پر فخر کرتے ہیں، وہ تنگ ذہنیت کا مظاہرہ کرنے لگتے ہیں۔ میرا ماننا ہے کہ آزاد خیال کلیسیاؤں میں متعدد عقائد کی اِتنی وسیع پذیرائی کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ اُن کے لئے عقیدہ اِتنی اہمیت نہیں رکھتا۔ اُن میں مسیحی اِیمان کے بنیادی اُصولوں کے بارے میں کوئی جذبہ نہیں۔ جبکہ قدامت پسند حلقوں میں لوگ بائبلی سچائی کے لئے اپنی جان دینے کے لئے تیار رہتے ہیں، کیوں کہ وہ اِن اُصولوں کو اَبدی اہمیت کا حامل سمجھتے ہیں۔

آزاد خیال نظریات رکھنے والوں کے لئے مسیحی عقائد سے متعلقہ بیانات کے بنیادی اُصولوں کے حوالے سے ماحول بہت متنوع ہو سکتا ہے، کیوں کہ اُن کے لئے یہ اُصول اِتنے اہم نہیں ہوتے۔ لیکن اِیمان داروں کے لئے اپنے عقائد اہمیت رکھتے ہیں، کیوں کہ وہ اپنے اِیمان کے بارے میں فکر مند ہوتے ہیں۔ وہ لوگ جو بائبل مقدس کے وفادار ہوتے ہیں، وہ جانتے ہیں کہ نئے عہد نامے کے خطوط میں تقریباً ہر صفحے پر اِیمان کی سچائی کی حفاظت کی نصیحت کی گئی ہے۔ پولُس رسُول اِیمان کے بارے میں بہت فکر مند تھا، اِس لئے وہ تیمُتھیُس، طِطُس اور دِیگر اِیمان داروں کو مشورہ دیتا ہے کہ وہ کلیسیا کو اُن لوگوں کے بارے میں متنبہ کرے جو جھوٹے عقیدے کے ذرِیعے سے رسُولی اِیمان کی سچائی کو متزلزل کرنا چاہتے ہیں۔

اُنیسویں صدی کی آزاد خیالی کے خلاف سب سے شدید تنقید سوِیٹزرلینڈ کے ماہرِ علمِ اِلٰہیات ایمل برونر (Emil Brunner) نے اپنی تصنیف بعنوان ”داس مڈلر“

"Das Midler"یا"درمیانی" "The Mediator"میں کی۔اِس کتاب میں اُنہوں نے اُنیسویں صدی کے علمِ اِلٰہی میں علم المسیح کا ذِکر کیا، جس کے نتیجے میں مسیح کی اُلوہیت اور اُس کے متبادل کفارے کی نفی کی گئی۔برنر نے کہا کہ وہ اُنیسویں صدی کی آزادخیالی کے جوہر کو ایک لفظ میں بیان کر سکتا ہے، اور وہ لفظ"inglaube"یعنی "بے اِیمان" ہے۔اُنہوں نے کہا کہ اُنیسویں صدی کی آزاخیالی بے اِیمانی کی یادگار ہے۔

علمِ اِلٰہی کی تارِیخ کا سب سے بڑا مسئلہ سولہویں صدی کی پروٹسٹنٹ اِصلاحِ کلیسیا تھی۔یہ مسئلہ دوبنیادی سوالوں کے گرد گھومتا تھا: اوّل، "اِنجیل کیا ہے؟" اور دوم، "مجھے نجات پانے کے لئے کیا کرنا چاہیئے؟" جب اِس مسئلے کی شدت بڑھتی گئی تو مارٹن لوتھر نے مشکلات کے ساتھ ساتھ کئی لوگوں کی دُشمنی کا سامنا بھی کیا۔اپنی زِندگی کے آخری ایّام میں لوتھر نے مشاہدہ کیا کہ اِنجیل کی روشنی اُس کے زمانے میں نمودار ہوئی ،یعنی تارِیکی میں روشنی کا باعث بنی۔اِصلاحِ کلیسیا کا مقولہ یادرکھیں: پوسٹ ٹینیبر اس لکس(Post tenebras lux)،یعنی "تارِیکی کے بعد روشنی۔"لوتھر کا کہنا تھا کہ جلد ہی اِنجیل کی حقیقت دوبارہ تاریکی میں ڈوب جائے گی اور یہ ایک ناگزیر حقیقت تھی۔اِس کی وجہ یہ تھی کہ جہاں اِنجیل کی منادی کی جاتی، وہیں پر عقیدہ تقسیم ہو جاتا، جس کے باعث ایک نیامسئلہ جنم لے لیتا تھا۔لوگ مسلسل تنازعات نہیں، بلکہ امن چاہتے تھے۔

اِسرائیل کے جھوٹے نبی امن کا پیغام دیتے تھے۔لیکن اُن کا امن ایک دھوکا تھا۔وہ تب بھی امن کا پیغام دیتے جب کہیں امن نہ تھا، یاجیسا کہ لوتھر بیان کرتا ہے کہ جسمانی امن۔لوتھر نے کہا کہ جب اِنجیل کا پرچار جذبے اور دُرُستی کے ساتھ کیا جاتا ہے،

تو یہ امن کا باعث نہیں ہوتا۔ در حقیقت ہمارا خداوند خود فرماتا ہے "یہ نہ سمجھو کہ مَیں زمین پر صُلح کرانے آیا ہوں۔ صُلح کرانے نہیں بلکہ تلوار چلوانے آیا ہوں" (متی ۱۰: ۳۴)۔ اِس کا مطلب یہ نہیں کہ ہمیں بادشاہی کی توسیع کے لئے فوجی جنگ کے ہتھیار اِستعمال کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ ہمیں امن پسند ہونا چاہیئے۔ ہمیں بردبار، مہربان اور صابر لوگ ہونا چاہیئے۔ لیکن اگر آپ تارِیخ میں دیکھیں تو اِسرائیل کے سچے اَنبیا نے جب حق کے لئے جدوجہد کی، تو ہر بار ایک نئے مسئلے نے جنم لیا۔

شاید ہی کوئی اِنسان اِتنے تنازعات کا باعث رہا ہو جتنا کہ یسوع مسیح خود۔ لوگ یا تو اُس کے پیروکار بن جاتے یا اُس کے سخت مخالف ہو جاتے۔ اَعمال کی کتاب میں ہمیں رسُولی کلیسیا میں مسلسل اور شدید مسائل کا پتا چلتا ہے۔ یہ مسائل اِنجیل کی منادی پر مرکوز تھے۔ اِنجیل کی منادی اِس قدر مسائل اور تفرقے کا باعث تھی کہ یہودیوں نے رسُولوں کو منادی کرنے سے بالکل منع کر دیا۔

ہمارے دَور میں ہمیں بتایا گیا ہے کہ سب سے اعلیٰ فضیلت امن ہے۔ ہم ایٹمی بم کے دَور میں رہ چکے ہیں۔ ہم نے وسیع پیمانے پر جنگیں دیکھی ہیں۔ ہم جھگڑوں سے تنگ آ چکے ہیں، لوگوں کو لڑتے اور ایک دُوسرے کو قتل کرنے سے تنگ آ چکے ہیں۔ خدا کا فضل ہے کہ عصرِ حاضر کی کلیسیا لوگوں کو آگ میں نہیں جلاتی اور نہ ہی تشدد کے آلے پر عذاب دیتی ہیں جیسے کہ اِبتدائی کلیسیا کے ساتھ کیا جاتا تھا۔ ہم نے اُن لوگوں کے ساتھ رہنا سیکھا ہے جن سے ہم اِختلاف کرتے ہیں۔ ہم اِس امن کی قدر کرتے ہیں۔ لیکن مجھے اَندیشہ ہے، کیوں کہ ہم اِس امن کو اِتنی اہمیت دیتے ہیں کہ اِنجیل کا حقیقی پیغام

خود مدھم (obscure) پڑھنے لگتا ہے۔ جب حقیقی اِتحاد ہی موجود نہیں تو ہمیں اِتحاد کے نام پر باتیں کرنے سے بھی اِجتناب کرنا چاہیئے۔ کبھی کبھی مجھے ایسا لگتا ہے کہ ہم اپنے اندر موجود حقیقی اِتحاد سے کہیں زیادہ اِتحاد کا تصوّر کرتے ہیں۔

تارِیخی طور پر، اِصلاحی دَور میں پروٹسٹنٹ کو "مبشرین" بھی کہا جاتا تھا۔ اُنہیں مبشرین اِس لئے کہا جاتا، کیوں کہ وہ خوش خبری، یعنی اِنجیل کو قبول کرتے تھے۔ اگرچہ سولہویں صدی کے مبشرین نے مختلف فرقے قائم کئے، لیکن بعض بنیادی اُصول ایسے تھے جو اُنہیں آپس میں متحد رکھتے تھے۔ تارِیخی اور روایتی مبشرین میں اِتحاد کے دو اہم نکات تھے جو اِصلاحِ کلیسیا کے دو اہم اُصولوں پر مبنی تھے — "صرف کتابِ مقدس" اور "صرف اِیمان۔" "صرف کتابِ مقدس" اِس حقیقت کو ظاہر کرتی ہے کہ تمام پروٹسٹنٹ فرقے یقین رکھتے ہیں کہ کتابِ مقدس اِیمان اور اَعمال کے معاملات کے لئے حتمی اِختیار ہے۔ وہ سب بائبل کے اِلہامی اور لاخطا ہونے پر یقین رکھتے تھے۔ دوم، وہ سولہویں صدی کے بنیادی مسئلے پر متفق تھے یعنی صرف اِیمان کے ذرِیعے سے تصدیق کے نظریے پر۔ جہاں کہیں بھی وہ اِختلاف کرتے (جیسا کہ پاک رُسوم اور دِیگر نظریات پر)، کم از کم اُن کے پاس مشترکہ عقائد کا ایک ایسا ربط ہوتا جو پروٹسٹنٹ فرقے کو ایک ساتھ مربوط رکھتا تھا۔ اُن کا یہ اِتحاد کئی صدیوں تک برقرار رہا۔

یہ صرف ہمارے دَور میں ہی دیکھا گیا ہے کہ خود کو مبشرین کہنے والے لوگوں کا یہ گروہ اِن دو نظریات پر اِختلاف کر رہا ہے۔ بیسویں صدی کے آخری حصے تک کوئی

بھی شخص جو خود کو مبشر کہتا تھا وہ اِس بات پر یقین رکھتا تھا کہ بائبل خدا کا کلام ہے، لاخطا ہے اور اِلہامی ہے۔ اب آپ یہ فرض نہیں کر سکتے، کیوں کہ یہ اِتحاد ختم ہو چکا ہے۔

در حقیقت، ایک مورخ کا مؤقف ہے کہ "مبشرین" اِصطلاح کا تقریباً مکمل طور پر اصل مفہوم ختم ہو چکا ہے۔ تارِیخی طور پر، "مبشر" ہونا کسی خاص نظریے سے وابستگی کا مترادف تھا۔ یعنی اِسے کسی خاص اِقرارالایمان کے مطابق بیان کیا جاتا ہے۔ اب اِس اِصطلاح کو ایک طریقۂ کار کے مطابق بیان کیا جاتا ہے، علمِ اِلٰہی کے ذریعے سے نہیں۔ اور آج کل جو اِصطلاحاً مبشرین کہلاتے ہیں، اُن حلقوں میں بھی وہی تکثیریت پائی جاتی ہے جو تارِیخی لبرل اِزم میں دیکھی گئی ہے۔

بحیثیتِ مسیحی زِندگی بسر کرنا اور "سب کے ساتھ امن سے رہنے" (رومیوں ۱۲:۱۸) کی کوشش کرنا، ایک نازک مسئلہ ہے۔ ہمیں واقعی امن قائم رکھنے کے لئے کوشش کرنی چاہئے۔ لیکن ہمیں یاد رکھنا ہے کہ ہمیں اِنجیل کی سچائی اور کلیسیائی پاکیزگی کے وفادار رہنے کے لئے بلایا گیا ہے۔

باب سوم

دِیدنی اور نادِیدنی کلیسیا

کیا آپ نے کبھی ”نادِیدنی کلیسیا“ کے بارے میں سُنا ہے؟ نادِیدنی کلیسیا کا تصوّر سب سے پہلے مقدس اوگسطین نے گہرائی سے پیش کیا تھا۔ اُنھوں نے دِیدنی کلیسیا اور نادِیدنی کلیسیا کے درمیان اِمتیاز بیان کیا۔ اوگسطین کی جانب سے کیا گیا یہ اِمتیاز اکثر غلط سمجھا جاتا ہے۔ دِیدنی کلیسیا سے مراد ایک ایسا اِدارہ تھا جسے ہم دُنیا میں دیکھ سکتے ہیں۔ اُس کے اَراکین کی باقاعدہ فہرست ہوتی ہے اور ہم اُن کی شناخت بھی کر سکتے ہیں۔

نادِیدنی کلیسیا کے متعلق بات کرنے سے پہلے، آیئے ایک سوال پر غور کرتے ہیں: کیا مسیحی ہونے کے لئے چرچ جانا ضروری ہے؟ اگر ہم جسمانی طور پر تندرُست ہیں، تو کیا چرچ جانا آسمان پر جانے کی شرط ہے؟ تکنیکی معنوں میں، اِس کا جواب نہ میں ہے۔ تاہم، ہمیں بعض باتیں یاد رکھنے کی ضرورت ہے۔ مسیح اپنے لوگوں کو حکم دیتا ہے کہ ایک دُوسرے کے ساتھ جمع ہونے سے باز نہ آئیں (عبرانیوں ۱۰: ۲۵)۔ جب خدا نے بنی اِسرائیل کو قائم کیا، تو اُنہیں دِیدنی قوم کے طور پر منظم کیا اور اُن پر ایک سنجیدہ اور مقدس ذِمے داری عائد کی کہ وہ اُس کے سامنے اِجتماعی عبادت کریں۔ اگر کوئی شخص مسیح میں ہے تو اُسے مسیح کے احکامات کے مطابق کوینونیا (Koinonia) یعنی دُوسرے مسیحیوں کی رفاقت اور خدا کی عبادت میں حصہ لینے کے لئے بلایا جاتا ہے۔ اگر کوئی شخص

اِن تمام باتوں کو جانتا ہے اور پھر بھی اِس رفاقت میں شمولیت کے لئے مستقل اور دانستہ طور پر اِنکار کرتا ہے، تو کیا ایسا روِیہ اُس شخص کے تبدّل کی حقیقت پر سنگین سوال نہیں اُٹھاتا؟ شاید کوئی شخص نیا مسیحی ہو اور یہ مؤقف اِختیار کرے، لیکن مَیں کہوں گا کہ ایسا بہت کم اِمکان ہے۔

ہم میں سے بعض لوگ شاید اپنے تبدّل کے بارے میں خود کو دھوکا دے رہے ہیں۔ ہم شاید خود کو مسیحی کہتے ہیں، لیکن اگر ہم واقعی مسیح سے محبت رکھتے ہیں، تو ہم اُس کی دُلہن کی کیسے حقارت کر سکتے ہیں؟ ہم اُس کی کلیسیا سے مسلسل اور دانستہ طور پر کیسے دُور رہ سکتے ہیں جس میں شامل ہونے کے لئے اُس نے ہمیں خود بلایا ہے -یعنی دِیدنی کلیسیا میں۔ مَیں اُن لوگوں کو سنجیدہ اِنتباہ دیتا ہوں جو ایسا کر رہے ہیں۔ آپ در حقیقت اپنی رُوح کے بارے میں خود کو دھوکا دے رہے ہیں۔

بعض لوگ اِس غلط فہمی کا شکار ہوتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ نادِیدنی کلیسیا، شاید دِیدنی کلیسیا کے متضاد ہے، ایسی کلیسیا جو دِیدنی کلیسیا سے باہر یا الگ ہے۔ آگسٹین اِن کا اِمتیاز اِس طرح سے بیان نہیں کرتا۔ اُس کا کہنا ہے کہ نادِیدنی کلیسیا کا نمایاں حصہ دِیدنی کلیسیا کے اندر ہی موجود ہے۔ آگسٹین کے مطابق دو الگ حلقوں کے متعلق سوچیں۔ پہلے حلقے پر "دِیدنی کلیسیا" لکھا ہوا ہے۔ یہ ظاہری، قابلِ دِید، اِدارہ جاتی کلیسیا ہے جسے ہم جانتے ہیں۔ نادِیدنی کلیسیا، ایک اَور حلقہ ہے، جو دِیدنی کلیسیا کے حلقے کے اندر ہی موجود ہوتا ہے۔ نادِیدنی کلیسیا میں چند لوگ ایسے بھی ہو سکتے ہیں جو دِیدنی کلیسیا کے اَرکان نہ ہوں، لیکن ایسا بہت کم ہوتا ہے۔

آگسٹین نے نادِیدنی کلیسیا کا تصوّر کیوں پیش کیا؟ وہ نئے عہد نامے میں یسوع کی تعلیمات کے وفادار رہنے کے لئے ایسا کرتا ہے۔ آگسٹین نے سکھایا کہ کلیسیا ایک ”کارپوس پرمائیکسٹم corpus permixtum“ ہے۔ اِس کا کیا مطلب ہے؟ ہم جانتے ہیں کہ ”کارپوس“ کا مطلب ”بدن“ ہے۔ اور ”کارپوس کرسٹی“ کا مطلب ہے ”مسیح کا بدن۔“ کارپوریشن لوگوں کی ایک تنظیم ہے۔ ”کارپوس پرمائیکسٹم“ کا مطلب ہے کہ ”کلیسیا ایک مخلوط بدن ہے۔“

اِدارہ جاتی کلیسیا کی جسمانی حدود کے اندر سچے اِیمان دار موجود ہوتے ہیں، لیکن دِیدنی اِدارہ جاتی کلیسیا کے اندر بے اِیمان لوگ بھی ہوتے ہیں۔ وہ کلیسیا میں تو ہوتے ہیں، لیکن مسیح میں نہیں، کیوں کہ اُنہوں نے جھوٹے اِیمان کا اِقرار کیا ہوتا ہے۔ یسوع نے اپنے بعض ہم عصروں کے بارے میں کہا، ”یہ اُمت زبان سے تو میری عزت کرتی ہے مگر اِن کا دِل مجھ سے دُور ہے“ (متی ۱۵:۸)۔ یسوع نے تسلیم کیا کہ اِسرائیل میں ایسے لوگ موجود تھے جو سچے اِیمان دار نہیں تھے۔ پولُس رسُول بھی کچھ ایسا ہی بیان کرتے ہیں: ”جو اِسرائیل کی اولاد ہیں وہ سب اِسرائیلی نہیں“ (رومیوں ۹:۶)۔ اِن یہودیوں نے جسمانی رسُومات کی پیروی کی اور وہ دِیدنی سماج کا حصہ تھے۔ وہ تمام مذہبی سرگرمیوں میں حصہ لے رہے ہوتے تھے،، مگر وہ پھر بھی خدا کی باتوں سے ناواقف تھے۔

نئے عہد نامے میں، یسوع اِس کے حوالے سے جو تشبیہ اِستعمال کرتا ہے، وہ گیہوں اور کڑوے دانے ہیں۔ زراعتی ماحول میں یہ تشبیہ بہت واضح ہے۔ کسی بھی کھیت

سے زیادہ سے زیادہ پیداوار حاصل کرنے کے لئے وہاں کڑوے دانوں کی پیداوار کو کم کرنا ضروری ہوتا ہے، کیوں کہ کڑوے دانے اصل پیداوار سے زیادہ جلدی اُگتے ہیں۔

یسوع مسیح نے یہ تشبیہ اِستعمال کرتے ہوئے کلیسیا کو خبردار کیا کہ کلیسیا کو ضابطے میں مصروف رہنا چاہیئے تاکہ وہ کڑوے دانے جو کلیسیائی پاکیزگی کو تباہ کرنے کی دھمکی دیتے ہیں وہ ختم کئے جا سکیں۔ اُنہوں نے ہمیں یہ بھی بتایا کہ کلیسیائی ضابطے اِستعمال کرتے ہوئے بہت اِحتیاط برتی جائے، کہیں ایسا نہ ہو کہ کڑوے دانوں کے ساتھ ہم گیہوں کو بھی اُکھاڑ پھینکیں۔

خدا محض دِل کی حالت کو دیکھتا ہے اور میرے نزدیک جو چیز پوشیدہ رہتی ہے وہ کسی بھی شخص کی رُوح ہے۔ مَیں آپ کے اِقرارالایمان کو سُن سکتا ہوں۔ مَیں آپ کی زِندگی کا مشاہدہ کر سکتا ہوں۔ لیکن مَیں یہ معلوم نہیں کر سکتا کہ آپ کے دِل میں کیا ہے۔ مَیں آپ کی رُوح کو نہیں دیکھ سکتا اور نہ آپ کے دِماغ کو پڑھ سکتا ہوں۔ مگر خدا آپ کا دِماغ پڑھ سکتا ہے اور وہ جانتا ہے کہ کس لمحے آپ کی رُوح کی کیا حالت ہے۔ جو مَیں نہیں دیکھ سکتا وہ خدا دیکھ سکتا ہے۔ یہ ہمارے محدود اِدراک کے حوالے سے ایک اِمتیاز ہے۔

نادِیدنی کلیسیا میں کون شامل ہوتے ہیں؟ آگسٹین کے مطابق وہ تمام اَفراد جو سچے اِیمان دار ہیں۔ اُس کا اِشارہ برگزیدوں کی طرف تھا، کیوں کہ آگسٹین کے مطابق، تمام برگزیدہ آخرکار سچے اِیمان تک پہنچ جاتے ہیں۔ اور جو لوگ سچے اِیمان تک پہنچ جاتے ہیں وہ برگزیدوں میں شمار ہوتے ہیں۔ لہٰذا، جب نادِیدنی کلیسیا کی بات کی جاتی ہے تو

برگزیدوں کے بارے میں بات کی جاتی ہے، وہ جو واقعی مسیح میں ہیں اور خدا کے حقیقی فرزند ہیں۔

جان کیلون نے کہا کہ نادِیدنی کلیسیا کو ایسی چیز نہیں سمجھنا چاہئے جو تصوّراتی ہو یا کسی غیر حقیقی دُنیا میں موجود ہو۔ آگسٹین کی پیروی کرتے ہوئے، کیلون نے اِصرار کیا کہ نادِیدنی کلیسیا کا وجود دِیدنی کلیسیا کے اندر نمایاں طور پر موجود ہے۔ اُنہوں نے کہا کہ نادِیدنی کلیسیا کا بنیادی کام نادِیدنی کلیسیا کو دِیدنی بنانا ہے۔

کیلون کیا کہنا چاہتا تھا؟ وہ در حقیقت مسیح کے صعود کے واقعے کی جانب رجوع کر رہا تھا۔ یسوع کے آسمان پر اُٹھائے جانے سے پہلے شاگردوں نے اُس سے آخری سوال پوچھا کہ "اَے خداوند، کیا تُو اِسی وقت اِسرائیل کو بادشاہی پھر عطا کرے گا؟" یسوع نے کہا، "ان وقتوں اور میعادوں کا جاننا جنہیں باپ نے اپنے ہی اِختیار میں رکھا ہے تمہارا کام نہیں۔ لیکن جب رُوح القدس تم پر نازل ہو گا تو تم قوت پاؤ گے اور یروشلیم اور تمام یہودِیہ اور سامریہ میں بلکہ زمین کی اِنتہا تک میرے گواہ ہو گے" (اَعمال ۱:۷-۸)۔

یسوع مسیح کا یہ بیان اکثر ہماری مسیحی اِصلاحات (jargon) کے باعث غلط سمجھا جاتا ہے۔ اگر کسی مسیحی سے پوچھا جائے کہ "گواہی کا کیا مطلب ہے؟" تو عام جواب یہ دیا جاتا ہے کہ "کسی کو مسیح کے بارے میں بتانا۔" یہ مطلقاً غلط نہیں۔ ہم کہہ سکتے ہیں کہ بشارت گواہی دینے کا ایک طریقہ ہے۔ لیکن یہ محض ایک طریقہ کار ہی نہیں۔ گواہی دینے کا مقصد کسی ایسی چیز کو ظاہر کرنا ہے جو پوشیدہ ہے۔ کیلون کا کہنا ہے کہ کلیسیا کا کام ہے کہ وہ نادِیدنی آسمانی بادشاہی کو دِیدنی بنائے۔ سب سے پہلے ہم خوش خبری کے اِعلان

کے ذریعے سے ایسا کرتے ہیں، یعنی بشارت کے ذریعے سے۔ لیکن ہم اِسے خدا کی بادشاہی کے نمونے کے طور پر بھی ظاہر کر سکتے ہیں، جیسا کہ دُنیا میں اِنصاف اور رحم کا مظاہرہ کرتے ہوئے اور ساتھ ہی دُنیا کو یہ دِکھاتے ہوئے کہ خدا کی بادشاہی کیسی دِکھائی دیتی ہے۔ اِس کا مطلب یہ ہے کہ کلیسیا کو اپنی تمام سرگرمیوں میں خُدا کے رُوح کی زِندگی کو مجسم اور ظاہر کرنا ہے، تا کہ اُس کے نیک اَعمال کسی ڈھانپنے والے برتن کے نیچے چھپ نہ جائیں، بلکہ سب کے سامنے واضح طور پر نظر آئیں۔ ہمیں دُنیا میں مسیح اور اُس کی بادشاہی کی موجودگی کی گواہی دینی چاہیئے۔

جب ہم ''دیدنی'' اور ''نادِیدنی کلیسیا'' کی اِصطلاحات اِستعمال کرتے ہیں تو یہاں ایک خطرہ بھی لاحق ہوتا ہے۔ کیوں کہ بعض لوگ سوچتے ہیں کہ اگر وہ نادِیدنی کلیسیا میں ہیں تو اِس کا مطلب ہے وہ خفیہ مسیحی ایجنٹ ہیں۔ لیکن ہم جانتے ہیں کہ عہدِ جدید میں ہمارے لئے حکم مسیح کی گواہی دینا، اِنجیل کی روشنی پھیلانا اور زمین پر مسیح کی بادشاہی کو دِیدنی بنانا ہے۔ اور یہی وہ کام ہے جو کلیسیا کو اَنجام دینا چاہیئے۔

کسی بھی ماحول میں، کسی بھی مقام پر یا کسی بھی دَور میں کلیسیا کم و بیش دِیدنی ہوتی اور کم و بیش ہی مستند ہوتی ہے۔ لیکن کلیسیائیں بھی اپنا چراغ دان کھو سکتی اور اپنی حقیقی کلیسیائی شناخت سے محروم ہو سکتی ہیں) کلیسیا منحرف ہو سکتی ہے۔ فِرقے بھی منحرف ہو سکتے ہیں۔ کلیسیائی شراکت بھی نادِیدنی کلیسیا کو چھوڑ سکتی ہے اور یہ بھی ممکن ہے کوئی حقیقی کلیسیا باقی ہی نہ رہے۔

کیا آپ نادِیدنی کلیسیا کے رُکن ہیں؟ نادِیدنی کلیسیا ایک ایسی کلیسیا ہے جو ہمیشہ اِتحاد سے لُطف اندوز ہوتی ہے، کیوں کہ ہم واقعی مسیح میں ایک ہیں۔ نادِیدنی کلیسیا کے اِتحاد کا وہ نقطہ جس میں تمام کلیسیائی حدُود اور فرقہ وارانہ حدود کو عبور کر کے حقیقی اِیمان دار آپس میں متحد ہوتے ہیں، وہ مسیح میں ہماری پیوند کاری ہے۔ جو کوئی بھی مسیح میں ہے اور جس میں بھی مسیح ہے وہ سب اُس کی نادِیدنی کلیسیا کے اَراکین ہیں۔ یہ اِتحاد پہلے سے موجود ہے اور کوئی بھی اِسے تباہ نہیں کر سکتا۔ محض نادِیدنی کلیسیا کے اِتحاد سے مطمئن ہو جانا کافی نہیں۔ ہمیں ابھی بھی دِیدنی کلیسیا کے حقیقی اِتحاد کے لئے ممکنہ حد تک کوشش کرنی چاہیئے۔

باب پنجم

کلیسیا پاک ہے

نقائیہ کا عقیدہ بیان کرتا ہے کہ ”مَیں ایک پاک، عالم گیر اور رسُولی کلیسیا پر ایمان رکھتا ہوں۔“ اِس سبق میں ہم کلیسیائی پاکیزگی کے متعلق سیکھیں گے۔ ماضی میں کہا جاتا تھا کہ کلیسیا دُنیا کا سب سے بدعنوان اِدارہ ہے۔ یہ بیان بظاہر مبالغہ آرائی اور بڑھا چڑھا کر پیش کی گئی بات لگ سکتی ہے، لیکن اِس کا اِنحصار اِس بات پر ہے کہ ہم بدعنوانی کا جائزہ کیسے لیتے ہیں۔ اِبتدائی طور پر، اگر ہم صرف ظاہری برائی(naked evil) کو دیکھیں تو بلاشُبہ منظم جرائم یا نیو نازیز neo-nazis(جدید نازی تحریک کے حامی لوگ) جیسی چیزیں کلیسیا سے کہیں زیادہ بدعنوان سمجھی جا سکتی ہیں۔ لیکن اگر ہم اچھائی اور بُرائی کو اَخلاقی ذِمے داری کے متغیر پیمانے(sliding scale) کے لحاظ سے دیکھیں، تو ہاں کلیسیا تمام اِداروں میں سب سے زیادہ بدعنوان ہے۔ یسوع نے کہا ” جسے بہت دیا گیا اُس سے بہت طلب کیا جائے گا“ (لوقا ۱۲:۴۸)۔ اگر ہم اِس معیار کا اِطلاق کلیسیا پر کریں تو ہم کہہ سکتے ہیں کلیسیا وہ واحد اِدارہ ہے جس نے اِلٰہی فضل کے سب سے زائد فوائد حاصل کئے ہیں۔ کلیسیا کو عطا کردہ بے شمار نعمتوں اور فضل کے اِنعامات کے پیشِ نظر اور اِس کے نتیجے میں ہم پر عائد ہونے والی بڑی ذمے داری کو مدِ نظر رکھتے ہوئے، ہم

کہہ سکتے ہیں کہ کلیسیا نسبتاً، اِس حوالے سے بدعنوان ہے، کیوں کہ ہم اپنی بلاہٹ کی ذِمے داری پر پورا نہیں اُتر سکتے۔

بعض لوگوں کو یہ مضحکہ خیز لگتا ہے کہ نئے عہد نامے میں پولُس رسُول نے اکثر اِیمان داروں کو "مقدسین" کے طور پر مخاطب کیا۔ مثال کے طور پر، اُس نے کلیسیا کو اپنے خطوط میں کرنتھُس کے مقدسین اور اِفسُس کے مقدسین کے نام سے مخاطب کیا۔ جس لفظ کا ترجمہ مقدسین کیا گیا ہے وہ لفظ "ہاگیوئی" "hagio" ہے، جس کا مطلب ہے "پاک لوگ"۔ پاک رُوح کو بھی اِسی یونانی لفظ کے ساتھ پاک کہا جاتا ہے۔

مسیح کے بدن کے اَراکین کو مقدسین یا مقدس اَفراد یعنی 'ہاگیوئی' کہنے کا کیا مطلب ہے؟ یہاں ہمیں اُن مختلف طریقوں پر نظر ڈالنی چاہئے جن سے لوگوں کو جائز طور پر مقدس کہا جا سکتا ہے۔ اِس کا آغاز کلیسیائی پیشے کو سمجھنے سے ہوتا ہے۔ پیشہ یقیناً، ایک بلاہٹ ہے۔ مگر یہ لفظ تقریباً، ہماری عمومی لُغت سے غائب ہو چکا ہے۔ آج کل لوگ اپنی ملازمتوں اور اپنے کیریئر کے بارے میں بات کرتے ہوئے دِکھائی دیتے ہیں، لیکن پہلے یہ سمجھا جاتا تھا کہ ہم سب کے پاس ایک پیشہ ہے۔ پیشے کا مطلب خدا کی طرف سے کسی خاص کام میں مصروف ہونے کی ایک بلاہٹ ہے۔ کوئی شخص اپنے پیشے کو سرجن، کسان یا گھریلو خاتون کے طور پر سمجھے گا، وہ اِسے بطورِ ایک ذِمے داری لے گا جو خدا کی طرف سے اُنہیں اِنعام کے طور پر دی گئی ہے۔

کلیسیا کے لئے پیشے کا پورا تصوّر بائبل میں موجود ہے (پیشے کا پورا تصوّر کلیسیا کے لئے بائبلی لفظ میں تعمیر کیا گیا ہے)۔ نئے عہد نامے میں، یونانی لفظ جو کلیسیا کا ترجمہ

کرنے کے لئے اِستعمال ہوتا ہے وہ "ایکلیسیا" ہے۔ ہم اِس یونانی اِصطلاح سے "ایکلسیاسٹیکل"(ecclesiastical) لفظ حاصل کرتے ہیں۔ اگر ہم اِس لفظ پر نظر ڈالیں اور اِسے الگ الگ کریں تو ہم دیکھتے ہیں کہ ایکلیسیا میں ایک Prefix(سابقہ)اور ایک Root (جڑ / مادہ) شامل ہے۔ یہ سمجھنے کے لئے آپ کو یونانی زبان کا طالب علم ہونے کی ضرورت نہیں، کیوں حرف "ek" درحقیقت "ex" سے آتا ہے، جس کا مطلب "سے" یا "باہر" ہے۔ اِس کے علاوہ اِس لفظ کی بنیادی جڑ یونانی لفظ "کیلیَو" (یہاں یونانی لفظ لکھا جانا چاہئے) سے آتی ہے، جس کا مطلب ہے "بلانا۔" یہ ہمارے اپنے انگریزی لفظ "کال" "Call" کے بہت قریب ہے۔ اگر ہم کلام میں "ایکلیسیا" لفظ کے اصلی معنی کو دیکھیں تو ہمیں پتہ چلے گا کہ لغوی طور پر اِس کا مطلب ہے کچھ ایسا جو کسی اَور چیز سے بلایا گیا ہے۔

کلیسیا کو ایکلیسیا اِس لئے کہا جاتا ہے، کیوں کہ کلیسیا اُن لوگوں کی جماعت ہے جنہیں خدا نے دُنیا سے الگ کر کے بلایا ہے۔ یسوع مسیح کی پیدائش کے بعد ہیرودیس نے بچوں کو قتل کرنے اور نوزائیدہ بادشاہ کو تباہ کرنے کی کوشش کی تھی۔ خدا کے فرشتے نے خواب میں یوسف کو مُلک سے فرار ہونے کے لئے خبر دار کیا، اور وہ مُلکِ مصر کو روانہ ہوئے۔ ہیرودیس کی موت کے بعد، یوسف پر ظاہر کیا گیا کہ فلسطین واپس جانا محفوظ ہے اور اِس طرح یہاں ہمیں بتایا گیا کہ خداوند نے نبی کی معرفت جو پیش گوئی کی تھی وہ پوری ہوئی یعنی "مصر میں سے مَیں نے اپنے بیٹے کو بلایا" (متی ۲:۱۵)، یہ پیش گوئی خدا کے اُس اصل فعل کی ایک حتمی تکمیل کی طرف اِشارہ کرتی ہے جو اُس نے خروج کے وقت پوری

کی تھی۔ تب اُس نے اِسرائیل کو مصر کی غلامی سے بلایا اور اِسرائیل قوم کو اپنا بیٹا بنا لیا۔ حقیقی معنوں میں، کلیسیا کا پیشہ خدا کی اُس بلاہٹ سے شروع ہوتا ہے جہاں اُس نے ایک قوم کو مصر کی غلامی سے چھڑایا۔ لیکن یہ بات اِس سے کہیں گہری ہے۔ مسیحی اور کلیسیا دونوں کو یعنی پرانے عہد نامے میں اِسرائیل کو مصر سے اور نئے عہد نامے میں کلیسیا کو دُنیا سے الگ کر کے بلایا ہے۔ اِس کا مطلب یہ نہیں تھا کہ اُنہیں دُنیا چھوڑنی تھی، بلکہ اُن کی یہ بلاہٹ پاکیزگی کی بلاہٹ تھی۔ ہمیں یاد ہے جب خدا نے بنی اِسرائیل کو بلایا تو اُن سے کہا: ''مَیں خداوند تمہارا خدا ہوں۔ اِس لئے اپنے آپ کو مُقدس کرنا اور پاک ہونا، کیوں کہ مَیں قدوس ہوں'' (احبار ۱۱:۴۴)۔ پولُس رسُول نے اِفسُس، کرنتھُس اور تھسلُنیکے کی کلیسیا میں مقدس لوگوں کو خط لکھنے سے پہلے یہ تصوّر کر لیا تھا کہ کلیسیا ایک ایسی قوم ہے جنہیں خدا نے پاکیزگی کے لئے بلایا ہے، جنہیں عہدِ عتیق میں پہلے ہی اُس نے گہری اور مضبوطی سے قائم کر لیا ہے۔

لفظ ''پاک'' کا مطلب مختلف ہونا یا الگ تھلگ ہونا ہے۔ جب کوئی شخص الگ تھلگ ہوتا ہے، تو وہ شخص عام یا معمولی چیزوں سے علیحدہ ہوتا ہے، وہ کسی غیر معمولی اور نایاب چیز کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔ یقیناً، بائبلی زُمروں میں اِس کا مطلب تھا کہ بنی اِسرائیل جنہیں پاکیزگی کے لئے بلایا گیا تھا، اُنہیں دُنیا میں جو عام لوگ تھے اُن سے ہٹ کر ایک مختلف معیار اور طرزِ زندگی کے مطابق جینے کے لئے بلایا گیا تھا۔ دُوسرے لفظوں میں، یہ خدا پرستی کی ایک بلاہٹ تھی، یعنی ایک مختلف طرزِ زندگی کی بلاہٹ۔

جب ہم کلیسیا کے پاک ہونے کے بیان پر غور کرتے ہیں، تو سب سے پہلے ہمیں یہ سمجھنا ہو گا کہ کلیسیا کا ایک پاک پیشہ ہے، یعنی ایک پاک بلاہٹ۔ کلیسیا کو ہر دُوسرے اِدارے سے الگ کر دیا گیا ہے اور خدا کے لوگوں کو دُنیا سے اِس لئے الگ کیا تا کہ وہ ایک مخصُوص مشن کو پورا کریں۔ کلیسیا خدا کے کردار کی آئینہ اور اُس کی عکاسی کرتی ہے (یہ جملہ مبہم ہے)۔ اِس کا مطلب ہے کہ اگر ہم نادِیدنی کلیسیا کا حصہ ہیں، تو ہمیں بطورِ زائرین بلایا گیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بائبل مقدس اِس بات پر زور دیتی ہے کہ ہم اِس دُنیا میں مسافر، زائرین اور اجنبی ہیں۔

اِس کے علاوہ کلیسیا کو پاک کہنے کا ایک اَور سبب بھی ہے۔ کلیسیا اِس لئے پاک کہلاتی ہے، کیوں کہ اِس کے اَراکین ایسے لوگ ہیں جن میں خدا کا رُوح سکونت کرتا ہے۔ ہر وہ شخص جس میں رُوح القدس سکونت کرتا ہے، اُسے خدا کی نگاہ میں مقدس یا دِیگر لوگوں سے الگ سمجھا جاتا ہے۔ کلیسیا وہ واحد اِدارہ ہے جسے خدا نے ظاہری طور پر خلق کیا اور جس میں رُوح القدس کی سکونت سے وہ خوش ہوا۔ یاد رکھیں کہ رُوح القدس وہ واحد رُوح نہیں جو ہمیں دِیدنی کلیسیا میں ملتا ہے۔ ہمارا سامنا بُری رُوحوں کے ساتھ بھی ہوتا ہے، اِس لئے ہمیں رُوحوں کا اِمتیاز کرنا چاہیئے۔ لیکن کلیسیا اِس لئے پاک ہے، کیوں کہ وہاں رُوح القدس موجود ہے اور اُن لوگوں کی زِندگیوں میں کام کر رہا ہے جو وہاں موجود ہیں۔ اِس لئے پولُس رسُول گناہ گاروں کو دیکھ کر اُنہیں مقدسین کے طور پر مخاطب کرتا ہے۔ اپنی اِنسانی فطرت کے باعث وہ ابھی بھی گناہ گار ہیں لیکن اگر وہ رُوح القدس کے ذریعے سے نئے سرے سے پیدا ہوئے ہیں، اور رُوح القدس اُن میں سکونت

کرتا ہے، تو وہ اب بھی "ہاگیوئی" یعنی "مقدسین" ہیں، جو تقدیس کے عمل سے گزر رہے ہیں۔

اِس کے برعکس ہم لوگوں کو یہ کہتے ہوئے سُنتے ہیں کہ کلیسیا پاک نہیں بلکہ رِیاکاروں سے بھری پڑی ہے۔ اِس کا جواب یہ ہونا چاہئے کہ "ابھی ایک اَور جگہ موجود ہے۔" کلیسیا میں کوئی بھی اپنے اِیمان کے مطابق کامل طور پر زِندگی نہیں گزار سکتا۔ جن اِیمان داروں کو مقدسین کہا جاتا ہے وہ اُن گناہ گاروں کی رفاقت ہے جو تقدیس کے عمل سے گزر رہے ہیں۔ ہم مسیح کے ہاتھوں کی گاریگری ہیں۔ مسیح یسوع اپنی کلیسیا کو پاکیزگی کی جانب ڈھال رہا ہے۔ جس طرح لوگوں کو آسمان پر جانے تک کامِل طور پر مقدس نہیں کیا جائے گا ویسے ہی کلیسیا کو اُس وقت تک پاک نہیں کیا جائے گا جب تک کہ کلیسیا اپنے جلال میں نہ آئے۔

ہم نے دیکھا ہے کہ بائبل مقدس کلیسیا کو "مسیح کی دُلہن" کے طور پر بیان کرتی ہے۔ ایک دِن ہم اِس دُلہن کو اِس کے بے داغ اور حیرت انگیز شادی کے لباس میں دیکھیں گے۔ ابھی دُلہن کا لباس داغ دار ہے، اِس پر داغ، دھبے اور جُھریاں ہیں۔ لیکن مسیح کا اپنی دُلہن سے عہد ہے کہ وہ اِس کا ہر داغ، ہر دھبہ اور ہر جُھری کو دُور کر دے گا، تاکہ روزِ آخر وہ اپنی دُلہن کو کامِل پاکیزگی کی پوری شان میں باپ کے حضور پیش کرے۔

فی الحال ہم ایسی دُلہن کی مانند ہیں جس کا لباس داغ دار اور جھریوں والا ہے۔ تصوّر کریں کہ ایک دُلہن اپنے شادی کے لباس میں آ رہی ہے اور آپ اُس کے لباس کو دیکھ کر کہتے ہیں کہ "ہو سکتا ہے اُس نے اپنا لباس پچھلے چھ ماہ سے کہیں کونے میں پھینک

دیا تھا، اِس لئے اِس پر اِتنی جُھریاں ہیں۔'' مگر کوئی بھی دُلہن اپنی شادی پر اِس طرح سامنے نہیں آئے گی۔ اگر ہم اپنی موجودہ حالت پر نظر ڈالیں تو ہمارے پاس فخر کرنے کے لئے کچھ بھی نہیں۔ ہماری پاکیزگی کا عمل ابھی جاری ہے، اور حقیقی کلیسیا کی منزل کے لحاظ سے یہ بات قطعی یقینی ہے۔ اِس کا مطلب یہ نہیں کہ دِیدنی کلیسیا کا وجود ختم ہو جائے گا یا کلیسیا منحرف نہیں ہو سکتی۔ ایسا ہو سکتا ہے، لیکن ہم نادِیدنی کلیسیا کی بات کر رہے ہیں۔ یہ وہ کلیسیا ہے جو حقیقی اِیمان داروں پر مشتمل ہے۔ تارِیخ کے کسی نہ کسی موڑ پر کلیسیا اپنی پاکیزگی کی تکمیل اور اپنے پیشے کے مطابق وفاداری کا مظاہرہ کرے گی، کیوں کہ اِس میں سکونت پذیر رُوح القدس اِسے مسلسل اِس قابل بناتا اور پاک کرتا رہتا ہے۔یہی وجہ ہے کہ کلیسیا کو بڑے ظلم اور بڑے مصائب کے دَور سے گزرنا پڑتا ہے۔In that suffering comes the cleansing of the crucible۔ترجمہ چھوڑ دیا گیا ہے(یہی اَذیّت وہ بھٹی ہے جو باطن کو پاکیزہ بناتی ہے)۔ یہ اُن طریقوں میں سے ایک ہے جسے خدا کلیسیا کی تقدیس اور پاکیزگی کے لئے اِستعمال کرتا ہے۔ وقتاً فوقتاً، خدا اپنے لوگوں کو بیدار کرنا پسند کرتا ہے، اور ہم ہمیشہ خدا کے لوگوں کی حیثیت سے اپنے پیشے اور بلاہٹ کے لئے بیداری کی ضرورت محسوس کرتے ہیں، تاکہ ہم بھی اُس طرح پاک ہو سکیں جیسا کہ وہ پاک ہے۔

آپ یہاں خود سے ایک سوال پوچھیں کہ ''کیا میری کلیسیا ایک پاک جگہ ہے؟'' جب مَیں یہ سوال پوچھتا ہوں تو شاید آپ بھی ہنسنے لگ جائیں، کیوں کہ آپ کلیسیا کی تمام خامیوں، غلطیوں اور گناہوں کی نشان دِہی کرنے کے قابل ہو سکتے ہیں۔ مگر

یادرکھیں کہ گو کلیسیا ابھی داغ دار ہے، مگر وہ مسیح کی دُلہن بھی ہے۔ پاکیزگی کا تعلق اِس بات سے نہیں کہ کلیسیا تارِیخ کے کسی بھی مرحلے پر کیسی تھی بلکہ اِس سے کہ وہ آئندہ وقتوں میں کیسی ہو گی۔ موجودہ وقت میں ہمارا مقصد مُقدس اور پاک بننا ہے جو تقدیس کے عمل سے گزر رہا ہے۔ اِس کے علاوہ ہمیں ایسے اراکین بننا ہے جو رُوح القدس کی نعمتوں اور اُس کے فضل پر اِنحصار کرتے ہیں تاکہ خدا نے کلیسیا کو جو پیشہ دیا ہے اُس کے ساتھ وفادار رہیں۔

باب ششم

کلیسیا عالم گیر ہے

گذشتہ باب میں ہم نے کلیسیائی اِتحاد اور کلیسیائی پاکیزگی کے متعلق سیکھا، اب ہم نقائیہ کے عقیدے میں سے کلیسیا کے تیسرے بیان ''کلیسیا عالم گیر ہے'' کے بارے میں سیکھیں گے۔ یہ یاد رکھنا ضروری ہے کہ لفظ ''کیتھولک'' سے مراد ''رومن کیتھولک'' کلیسیا نہیں، بلکہ کیتھولک کا مطلب ''عالم گیر'' ہے جو ہر وقت یا ہر جگہ کے لئے اِستعمال ہوا ہے۔ ایک نظریے کے مطابق یسوع مسیح کی کلیسیا ایک محدود اِدارہ(Parochial body) نہیں جو محض کسی ایسے شہر میں یا ایسے منفرد لوگوں کی جماعت میں پایا جاتا ہو جو جغرافیائی لحاظ سے اِکٹھے رہتے ہیں۔ کلیسیا قومی سرحدوں تک محدود نہیں بلکہ یہ پوری دُنیا میں پائی جاتی ہے، جو ہر زبان اور ہر قوم کے لوگوں پر مشتمل ہے۔

کچھ عرصہ قبل، مَیں نے فلوریڈا کی ایک چھوٹی سی کلیسیا میں وعظ پیش کیا۔ اُس صبح کلیسیائی جماعت میں تقریباً ڈیڑھ سو لوگ شامل تھے۔ مَیں نے وعظ شروع کرنے سے پہلے کہا کہ مجھے اُمید ہے کہ آپ وعظ کے دوران میں اَعصابی دباؤ محسوس

کرنے پر مجھے معاف فرمائیں گے، لیکن یہ حقیقت ہے کہ جب بھی مَیں لاکھوں اَفراد کے سامنے وعظ کرتا ہوں تو ہمیشہ گھبراہٹ کا شکار ہو جاتا ہوں۔ اُنہوں نے ہنستے ہوئے چرچ کی چاروں طرف نظر دوڑائی کہ آیا کوئی ریڈیو نشریات جاری ہے یا کوئی کیمرہ موجود ہے جو اِس وعظ کو اِس چھوٹی سی کلیسیا کی چار دیواری سے باہر نشر کرنے کے لئے نصب ہو۔ مَیں نے اُنہیں یقین دِلایا کہ مَیں اِس بات کے لئے سنجیدہ ہوں اور اُن کی توجہ عبرانیوں کی کتاب کے ایک اِقتباس کی طرف مبذول کرائی۔ جس میں مُصنف لکھتا ہے کہ:

"تم اُس پہاڑ کے پاس نہیں آئے جس کو چھونا ممکن تھا اور وہ آگ سے جلتا تھا اور اُس پر کالی گھٹا اور تارِیکی اور طوفان۔ اور نرسنگے کا شور اور کلام کرنے والے کی ایسی آواز تھی جس کے سُننے والوں نے درخواست کی کہ ہم سے اَور کلام نہ کیا جائے۔ کیوں کہ وہ اِس حکم کی برداشت نہ کر سکے کہ اگر کوئی جانور بھی اُس پہاڑ کو چھوئے تو سنگسار کیا جائے۔ اور وہ نظارہ ایسا ڈراؤنا تھا کہ موسیٰ نے کہا مَیں نہایت ڈرتا اور کانپتا ہوں۔ بلکہ تم صیون کے پہاڑ اور زِندہ خدا کے شہر یعنی آسمانی یروشلیم کے پاس اور لاکھوں فرشتوں۔ اور اُن پہلوٹھوں کی عام جماعت یعنی کلیسیا جن کے نام آسمان پر لکھے ہیں اور سب کے مُنصف خدا اور کامل کئے ہوئے راست بازوں کی رُوحوں اور نئے عہد کے درمیانی یسوع اور چھڑکاؤ کے اُس خون کے پاس آئے ہو جو ہابل کے خون کی نسبت بہتر باتیں کہتا ہے" (عبرانیوں ۱۲: ۱۸-۲۴)۔

عبرانیوں کا مصنف یہاں کلیسیا اور عالم گیر کلیسیا کے متعلق اپنے تجربے کے بارے میں بات کر رہا ہے۔ وہ ہمیں مسیح کی فتح کے بعد آنے والی نئی صورتِ حال کی یاد

دلاتا اور بتاتا ہے کہ عہدِ عتیق کے دنوں سے چیزیں بدل گئی ہیں۔ (وہ ہمیں مسیح کی فتح کے بعد رونما ہونے والی نئی کیفیت سے آگاہ کرتا ہے اور بتاتا ہے کہ عہدِ عتیق کے بعد حالات یکسر تبدیل ہو گئے ہیں)۔ مصنف بیان کرتا ہے کہ آپ اُس پہاڑ پر مت آئیں جس پر بادل گرجتا، بجلی چمکتی اور جہاں کالی گھٹا چھائی ہوتی ہے وہ اِنتہائی خوف ناک جگہ ہے (یہ اُس واقع کی وضاحت ہے جب خدا آسمان سے کوہِ سینا پر آیا اور موسیٰ کو پتھر کی لوحیں، یعنی شریعت دی)۔ مصنف بیان کرتا ہے کہ اب جب ہم چرچ جاتے ہیں تو ہم ایسا نہیں کرتے۔ بلکہ جب ہم چرچ جاتے ہیں، تو ہم خود آسمان میں داخل ہو رہے ہوتے ہیں، جہاں مسیح اپنے صعود میں گیا۔ ہمارے سردار کاہن کی حیثیت سے، وہ ہمیشہ کے لئے آسمانی مَقدس میں داخل ہو گیا اور جدائی کے اُس پردے کو چاک کر دیا جس نے خدا کی حضوری میں ہماری رسائی کو روک دیا تھا۔ اِس متن کے مطابق اب ہمیں آسمان تک کی رسائی دے دی گئی ہے۔

خدا ہر جگہ موجود ہے۔ وہ صرف چرچ کی عمارت تک محدود نہیں۔ ہم جانتے ہیں کہ ہم اُس کی حضوری کو محدود نہیں کر سکتے، لیکن گرجاگھر کے دروازے کی ایک اہم علامتی حیثیت ہے۔ جب ہم اِس عمارت میں داخل ہوتے ہیں، تو رُوحانی طور پر ہم اُس جگہ داخل ہو رہے ہوتے ہیں جہاں خدا کے لوگ مِل کر اُس کی عبادت اور حمد کی قربانی پیش کرتے ہیں۔ کلیسیا ایک پاک جگہ ہے۔ ایک ایسی مقدس جگہ جہاں خدا کے لوگ اُس کی عبادت کے مُقدس کام کے لئے اِکٹھے ہوتے ہیں۔

نیا عہد نامہ بیان کرتا ہے کہ جب ہم ایک ساتھ کلیسیائی عبادت میں داخل ہوتے ہیں تو ہم محض ڈیڑھ سو لوگوں کی مجلس میں عبادت نہیں کرتے بلکہ ہماری عبادت آسمان پر ہو رہی ہوتی ہے۔ پولُس رسول پاک مجلس کے دوران میں ہمیں ہمارے روّیے کے بارے میں تنبیہ کرتا ہے، کیوں کہ اُس وقت فرشتگان بھی ہماری عبادت میں شریک ہوتے اور ہمیں دیکھ رہے ہوتے ہیں۔ اِس کے علاوہ عبرانیوں کا مصنف ہمیں بتاتا ہے کہ ہم اُس وقت اُن گواہوں کے بادل سے بھی گھِرے ہوتے ہیں جو ہم سے پہلے گُزر چکے یا اپنے آرام میں داخل ہو چکے ہیں۔

تو پھر اِتوار کی صبح ہماری کلیسیائی جماعت میں کون کون شامل ہوتا ہے؟ گذشتہ اِتوار مَیں کلیسیائی عبادت میں حاضر تھا اور آپ ذرا اندازہ لگائیں کہ وہاں کون کون موجود تھا؟ وہاں ہابل، نوح، اَبرہام اور اِضحاق موجود تھے، اور داؤد، دبورہ، یشوع، یسعیاہ، یرمیاہ، آستر، عاموس، لیاہ، ہوسیع، یوایل، حزقی ایل، حنّہ اور دانی ایل موجود تھے۔ پولُس اور پطرس رسُول کے ساتھ ساتھ ستفنس، مریم، برنباس اور لوقا طبیب بھی شامل تھے۔ تیمُتھیُس، طِطُس اور یعقوب بھی ہمارے گرجا گھر آتے ہیں۔ مَیں نے پھر سے اپنے اِرد گرد دیکھا، آپ سوچ بھی نہیں سکتے کہ وہاں اَور کون کون موجود تھا؟ اُنہیں دیکھ کر مجھے یقین نہ آیا۔ وہاں اتھناسیئس، مارٹن، کیٹی لوتھر، جان اور آئیڈلیٹ کیلون، جوناتھن اور سارہ ایڈورڈز اور بی بی وار فیلڈ یعنی وہ تمام مقدسین جو اپنے آرام میں داخل ہو چکے ہیں وہ بھی آسمانی جماعت کے ساتھ شامل تھے۔ اِس لئے جب کلیسیا جمع ہوتی ہے،

چاہے کلیسیا کتنی ہی چھوٹی ہو، چاہے وہ جگہ کتنی ہی وسیع کیوں نہ ہو، کلیسیائی جماعت جہاں بھی جمع ہو، وہ عالم گیر کلیسیا ہے۔

صرف یہی نہیں، بلکہ جب ہم چرچ میں جمع ہوتے ہیں تو ہم رسُولوں کے عقیدے میں بیان کردہ "کمیونیو سیکٹورم "یعنی "مقدسین کی رفاقت" سے لُطف اندوز ہو رہے ہوتے ہیں۔ یہ صرف وہ مقدسین نہیں جو ہم سے پہلے گُزر چکے ہیں یعنی فاتح کلیسیا، بلکہ اِن میں وہ مقدسین بھی شامل ہیں جو ابھی یہاں ہمارے ساتھ مجاہدینِ کلیسیا میں شامل ہیں: یعنی زیک جمہوریہ، ہنگرے کے مقدسین، رومانیہ کی کلیسیا، چین کی کلیسیا، برازیل، کینیا، اِنگلینڈ اور پوری دُنیا سے مقدسین شامل ہیں۔ ہم عالم گیر کلیسیائی رفاقت میں مربوط ہیں۔ یہ کیسے ممکن ہے؟ یہ بہت آسان ہے۔ یہ مسیح اور اُس کی دُلہن کا رُوحانی اِتحاد ہے۔ ہر وہ شخص جو مسیح کی دُلہن کا حصہ ہے، وہ یسوع مسیح میں ہے۔ اور جہاں کہیں بھی مسیح ہے، وہاں اُس کی کلیسیا ہے۔

آیئے عبرانیوں کے خط میں درج بلاہٹ کو یاد کریں!

"بلکہ تم صیون کے پہاڑ اور زِندہ خدا کے شہر یعنی آسمانی یروشلیم کے پاس اور لاکھوں فرشتوں۔ اور اُن پہلوٹھوں کی عام جماعت یعنی کلیسیا جن کے نام آسمان پر لکھے ہیں اور سب کے منصف خدا اور کامل کئے ہوئے راست بازوں کی رُوحوں۔ اور نئے عہد کے درمیانی یسوع اور چھڑکاؤ کے اُس خون کے پاس آئے ہو جو ہابل کے خون کی نسبت بہتر باتیں کہتا ہے" (عبرانیوں ۱۲: ۲۲-۲۴)۔

کلیسیائی عبادت کی سب سے بڑی بات یہ ہے کہ اُس وقت ہم مسیح کی حضوری میں ہوتے ہیں۔ مسیح اپنی دُلہن کے پاس آتا ہے، جب بھی دُلہن باہم جمع ہوتی ہے تو دُلہا وہاں موجود ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کبھی اِس موقع کو کھونا نہیں چاہیں گے۔ اِسی لئے آپ مقدسین کے باہم جمع ہونے کے موقع سے کبھی دست بردار نہیں ہونا چاہتے۔ اگر مَیں ایک خبر نامہ جاری کروں اور اُس میں لکھوں کہ "اِس اِتوار ہمارے گرجا گھر میں خود یسوع مسیح آ رہا ہے!" تو آپ کلیسیائی عبادت میں شامل ہونے کے لئے اپنی کِس ملاقات کو منسوخ نہیں کرنا چاہیں گے؟

باب ہفتم

کلیسیائی بنیاد: رسول

کلیسیا کی بنیاد کیا ہے؟ ہم اکثر یہ گیت گاتے ہیں کہ ''کلیسیا کی واحد بنیاد یسوع مسیح ہمارا خداوند ہے۔'' مگر کبھی کبھار گیتوں میں موجود اَلفاظ ہمارے لئے غلط معلومات کا ذرِیعہ بن جاتے ہیں۔ یقیناً، یسوع مسیح کلیسیائی بنیاد کا حصہ ہے، مگر یہاں عمارت کے اِستعارے کے لحاظ سے ہم بطورِ مسیحی اِس بنیاد میں زیادہ واضح ہوتے ہیں۔ مسیح خداوند کلیسیا کی محض بنیاد ہی نہیں بلکہ وہ کونے کے سِرے کا پتھر کہلاتا ہے۔ اور کلیسیا کی ساری بنیاد ہی اِس کونے کے سِرے کے پتھر پر تعمیر کی گئی ہے۔

لیکن کلیسیا کی بنیاد کیا ہے؟ نئے عہد نامے کے مطابق اِس کی بنیاد رسُول اور اَنبیا ہیں۔ یاد کریں کہ جب یسوع نے قیصریہ فلپی میں پطرس سے پوچھا کہ ''تم مجھے کیا کہتے

ہو؟"تو شمعون پطرس نے اِس عظیم سچائی کا اِقرار کیا کہ "تُو زِندہ خدا کا بیٹا مسیح ہے۔ یسوع نے جواب میں اُس سے کہا مبارک ہے تُو شمعون بریوناہ، کیوں کہ یہ بات گوشت اور خون نے نہیں بلکہ میرے باپ نے جو آسمان پر ہے تجھ پر ظاہر کی ہے۔ اور مَیں بھی تجھ سے کہتا ہوں کہ تُو پطرس ہے اور مَیں اِس پتھر پر اپنی کلیسیا بناؤں گا اور عالم اَرواح کے دروازے اُس پر غالب نہ آئیں گے" (متی ۱۶: ۱۵-۱۸)۔

مسیح نے اپنی کلیسیا کی بنیاد ریت پر نہیں، بلکہ چٹان پر رکھی، جس چٹان پر اِس کی بنیاد رکھی وہ عہدِ جدید کی تصویر کشی کے مطابق اَنبیاء اور رسُولوں کے کلام کی چٹان یعنی بائبلی تحریرات ہیں۔

یوحنا عارف کے مکاشفہ پر غور کریں۔ جہاں ۲۱ باب میں ہم نئے یروشلیم کے ظہور کی رُوَیّا پڑھتے ہیں، وہ آسمانی شہر جو اُوپر سے نازل ہوتا ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ اِس کی وضاحت اِن شاندار اَلفاظ میں کی گئی ہے "اُس شہر کی شہر پناہ کی بارہ بنیادیں تھیں اور اُن پر برّے کے بارہ رسُولوں کے بارہ نام لکھے تھے" (مکاشفہ ۲۱: ۱۴)۔ یہاں تک کہ نیا یروشلیم بھی رسُولوں کی بنیاد پر قائم ہے۔

تو پھر کلیسیائی بنیاد کی کیا اہمیت ہے؟ آج عصرِ حاضر میں جس کلیسیائی خصُوصیت پر سب سے زیادہ سنگین حملہ ہو رہا ہے، وہ اِس کی رسُولیت ہے، کیوں کہ کلیسیا میں مُقدس صحائف کے اِختیار کی یکسر تردِید کی گئی ہے۔ اور ایسا کرنے سے ہم خود کلیسیائی بنیاد کے خلاف بغاوت کرتے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ آپ پولُس کی تعلیم کی تردِید کرتے ہوں اور یہ بھی ممکن ہے کہ آپ یوحنا رسول کی تعلیم سے بھی متفق نہ ہوں، اور

شاید آپ مقدس صحائف کی صداقت پر بھی یقین نہ رکھتے ہوں، لیکن اِس موقع پر مَیں آپ سے اِلتماس کرتا ہوں کہ مسیح کی کلیسیا چُرانے اور اَسے کسی اَور بنیاد پر تعمیر کرنے کی کوشش نہ کریں۔ کسی اَور بنیاد پر ایک نئی اور بہتر کلیسیا بنانے کی کوشش کرنے کی بجائے، آپ یہ اِقرار کیوں نہیں کر لیتے کہ ”مَیں مسیحیت کو ردّ کرتا ہوں۔“

رسُولی کلیسیا ہونے کا کیا مطلب ہے۔ اِس اِصطلاح کو سمجھنے سے پہلے ہمیں اِس سوال کو جاننا چاہیئے کہ ”رسُول کیا ہے؟“ رسُول کی اِصطلاح یونانی لفظ ”اپوسٹلوس“ "Apostolos" سے ماخوذ ہوئی ہے جس کا مطلب ہے ”وہ جو بھیجا گیا“۔ رسول کو ایک جگہ سے دُوسری جگہ پیغام دینے کے لئے بھیجا جاتا تھا۔ یونانی ثقافت میں ایک اپوسٹولوس وہ شخص ہوتا تھا جو پیغام رساں، سفیر یا نمائندہ ہوتا تھا۔ اور اپوسٹولوس کو بادشاہ کی طرف سے اُس کی غیر موجودگی میں اُس کی نمائندگی کرنے کا اِختیار حاصل ہوتا تھا۔

چونکہ رسُول وہ ہے جسے کسی نے بھیجا ہو اور جسے تفویض کردہ اِختیار حاصل ہو، اِس لئے نئے عہد نامے کا سب سے بڑا رسُول خود یسوع مسیح ہے۔ اُسے خدا باپ نے دُنیا میں بھیجا، اور جب وہ اِس دُنیا میں آیا تو اُس نے کہا ”مَیں نے کچھ اپنی طرف سے نہیں کہا بلکہ باپ جس نے مجھے بھیجا اُسی نے مجھ کو حکم دیا ہے کہ کیا کہوں اور کیا بولوں“ (یوحنا ۱۲:۴۹)۔ اُس نے یہ بھی کہا کہ ”آسمان اور زمین کا کُل اِختیار مجھے دیا گیا ہے“ (متی ۲۸:۱۸)۔

اِس لحاظ سے، عہدِ جدید میں دُوسرا رسُول شاگردوں میں سے کوئی نہیں (اگرچہ اِن میں سے کچھ رسُول تھے بھی) بلکہ رُوح القدس ہے۔ یسوع نے کہا: ”اور مَیں باپ سے درخواست کروں گا تو وہ تمہیں دُوسرا مددگار بخشے گا کہ اَبد تک تمہارے ساتھ

رہے۔ یعنی روحِ حق جسے دُنیا حاصل نہیں کر سکتی، کیوں کہ نہ اُسے دیکھتی اور نہ جانتی ہے۔ تم اُسے جانتے ہو، کیوں کہ وہ تمہارے ساتھ رہتا ہے اور تمہارے اندر ہو گا" (یوحنا ۱۴:۱۷-۱۶)۔

غناسطیت نامی ایک بدعت، مسیحیت کے پھیلاؤ کی اِبتدائی صدیوں میں بائبلی مسیحیت کے لئے سب سے بڑا خطرہ تھی۔ غناسطی (جو یونانی لفظ غنوسس سے اَخذ ہوا ہے) وہ لوگ تھے جو خاص علم رکھنے (special knowledge) کا دعویٰ کرتے تھے۔ اُنہوں نے اپنے آپ کو غنوستکوئ (gnostikoi) ہونے کا دعویٰ کیا، یعنی وہ جو علم رکھتے ہیں، اور اُنہوں نے بائبلی رسُولوں کے اِختیار کو تبدیل کرنے کی ایک فیصلہ کُن کوشش بھی کی۔ اُنہوں نے اِستدلال کیا کہ اُن کا عرفان رسُولوں کے بتائے ہوئے علم سے کہیں زیادہ برتر اور اعلیٰ ہے، اُنہوں نے اپنی برتری کے دعوے کو پیش کرنے کے لئے وسیع پیمانے پر اَدب بھی تحریر کیا۔

ائرنئیس (Irenaeus)، اُس زمانے میں مسیحی اِیمان کا ایک نمایاں حامی اور ماہرِ علمِ اِلٰہیات تھا۔ وہ مسیحیت کے لئے ایک مُدافعِ اِیمان (apologist) تھا۔ اُس کی اہم ترین تصانیف میں سے ایک کا عنوان "بدعات کے خلاف" (Against Heresies) تھا۔ اُنہوں نے اِس کتاب میں سب سے بڑی بدعت غناسطیت کا ذِکر کیا۔ غناسطیت کی تردِید کرتے ہوئے، ائرنئیس نے اِستدلال کی ایک ایسی سطر اِستعمال کی جو آج ہمارے لئے بھی خاص اہمیت کی حامل ہے۔ اِس اِستدلال نے اِصطلاح "رسُول" کے بنیادی معنی پر روشنی ڈالی۔ لفظ اپوستولوس (apostolos) کا مطلب، "وہ

جسے بھیجا گیا ہو یا وہ جسے باضابطہ طور پر ایسا اِختیار دیا گیا ہو جس سے وہ اپنے بھیجنے والے کی نمائندگی کرے۔" ائرنیئس کا کہنا تھا کہ غناسطیوں نے نہ صرف رسُولوں کے اِختیار کو ردّ کیا بلکہ ایک اٹل منطق کے ذریعے سے اُنہوں نے مسیح اور خدا کے اِختیار کو بھی ردّ کیا ہے۔

غناسطیت اِس نتیجے پر کیسے پہنچی؟ یعنی اُن رسُولوں کو ردّ کرنا، جو مسیح کے ذریعے سے بھیجے گئے اور جنہیں مسیح کے اِختیار سے بااِختیار بنایا گیا، دراصل وہ اُس ہستی کے اِختیار کو مسترد کر رہے تھے جسے خدا نے بااِختیار بنایا تھا۔ اگر وہ اُس ہستی کے اِختیار کو ردّ کر رہے تھے جس نے بائبلی رسُولوں کو بھیجا تھا، یعنی خود مسیح کو، تو وہ اُس ہستی کے اِختیار کو بھی ردّ کر رہے تھے جس نے مسیح کو دُنیا میں آنے کا حکم دیا تھا، یعنی خدا باپ کو۔ حتمی تجزیے میں ائرنیئس نے غناسطیوں سے کہا کہ وہ بے دِین ہیں اور رسُولوں پر اُن کا حملہ دراصل خود خدا پر حملہ ہے، کیوں کہ تفویضِ اِختیار کا ایک سلسلہ باپ سے شروع ہو کر بیٹے اور پھر رسُولوں تک پہنچتا ہے۔

بائبل مقدس کے لئے رسُولی روایت کا تصوّر اِنتہائی اہمیت کا حامل ہے۔ یہ روایت کسی غیر قلمی زبانی تسلسل پر مشتمل نہیں جیسا کہ غیر پروٹسٹنٹ مسیحی روایت میں دعویٰ کیا جاتا ہے، بلکہ یہ خود نیا عہد نامہ ہے۔ یہ وہ رسُولی روایت ہے جسے کلیسیا نے اِیجاد نہیں کیا، بلکہ اِسے موصول کیا گیا ہے۔ کلیسیا نے اِسے رسُولوں سے پایا، جنہوں نے اِسے مسیح اور روح القدس سے حاصل کیا، اور اُنہوں نے خود اِسے خدا سے موصول کیا۔ یہی وجہ ہے کہ رسُولی تعلیم کی تردِید، دراصل خدا کے اِختیار کی تردِید ہے۔

باب ہشتم

خداوند کے خُدام

انگریزی لفظ "Curch" دراصل یونانی زبان کے لفظ ''کُوریکے'' (Kuriake) سے اَخذ ہوا ہے، جو اِسم '''' کُوریاکوس''(Kuriakos) کی ایک قِسم ہے اور اِس کا مطلب وہ شَے جو ''کُوریَس''(Kurios) کی ملکیت یا اِختیار ہو۔

تو پھر یہاں '''' کُوریَس'' کا کیا مطلب ہے؟ نئے عہد نامے میں اِس لفظ کی خاص اہمیت ہے، کیوں کہ یونانی زبان میں اِس کا مطلب ''خداوند'' ہے اور عہدِ جدید میں اِسی لفظ کا ترجمہ عہدِ عتیق میں مندرج خدا کے میثاقی نام یعنی ''یہوّاہ'' اور عبرانی میں لقب ''ادونائی'' سے کیا گیا ہے۔ زبور نویس بیان کرتا ہے کہ ''اَے خداوند میرے رب! تیرا نام تمام زمین پر کیسا بزرگ ہے''(زبور ۸:۱)۔ عہدِ عتیق کے یونانی ترجمے میں ''ادونائی'' (جس کا مطلب ''حاکم'' ہے) کا ترجمہ یونانی لفظ ''کائریوس'' سے کیا گیا ہے۔

نئے عہد نامے میں ''کائریوس'' کا اِستعمال تین مختلف انداز میں ملتا ہے۔ ایک عام طریقے سے ''کائریوس'' خطاب کی ایک شائستہ صورت ہے جو کسی حد تک ہمارے ہاں مستعمل اَلفاظ ''جناب'' یا ''صاحب'' کے برابر ہے۔ لیکن اِصطلاح ''کائریوس'' کا سب سے اعلیٰ اور بلند ترین اِستعمال وہ ہے جسے ہم اِس کا حاکمانہ imperial اِستعمال کہتے ہیں،

اور یہ وہ لقب ہے جو اُس کے لئے حاکمیت اعلیٰ کی تصدیق کرتا ہے جو """ کُوریَس " ہے۔ پولُس رسول نے اِس لفظ کا اِستعمال فلپیوں ۱۰:۲-۱۱ میں یہ بیان کرتے ہوئے کیا کہ "یسوع کے نام پر ہر ایک گُھٹنا جُھکے۔۔۔ ہر ایک زبان اَقرار کرے کہ یسوع مسیح خداوند(kurios)ہے۔"

اگرچہ نئے عہد نامے میں مسیح کے لئے یہ لقب بہت اہم ہے، لیکن مَیں جاننا چاہتا ہوں کہ یہ اِصطلاح کلیسیا کو سمجھنے میں ہماری کیسے مدد کر سکتی ہے۔ لفظ "کائریوس" کا ایک اَور مفہوم قدیم یونانی تہذیب میں ایک ایسے شخص کی طرف اِشارہ کرتا ہے جس کے پاس اِتنی دولت ہو کہ وہ غلاموں کا مالک بن سکے۔ غلاموں کے مالک کو "کائریوس" کہا جاتا تھا اور جو لوگ کسی "کائریوس" کے غلام ہوتے تھے، اُنہیں اِسی """ کُوریَس " نے خریدا ہوتا تھا۔

مَیں اِس بات پر اِس لئے زَور دے رہا ہوں، کیوں کہ "کیریاکے" دراصل "کلیسیا" کی اِصطلاحاتی (Etymology)بنیاد ہے۔ اپنے اصل معنی میں، کلیسیا سے مُراد وہ لوگ تھے جو ایک " کُوریَس(kurios) کی ملکیت تھے، جو اُس مالک کی ملکیت اور اُس کے قبضے میں ہوتے تھے۔ نئے عہد نامے میں، ہم بارہا اِس تمثیل کو اِیمان داروں کے اِنفرادی اور اِجتماعی تعلق کو مسیح کے ساتھ بیان کرنے کے لئے اِستعمال ہوتا دیکھتے ہیں۔ مثال کے طور پر، پولُس خود کو "ڈولوس" "doulos" یعنی غلام کہتا ہے۔ وہ اِس اِستعارے کو کسی ایسے شخص کے لئے اِستعمال کرتا ہے جو خریدا گیا ہو۔ وہ اِس اِستعارے کو نہ صرف اپنے لئے بلکہ خدا کے تمام لوگوں کے لئے بھی اِستعمال کرتا ہے جب وہ

کرنتھس کی کلیسیا کو لکھتا ہے کہ "۔۔۔ تم اپنے نہیں۔ کیوں کہ قیمت سے خریدے گئے ہو۔ پس اپنے بدن سے خدا کا جلال ظاہر کرو" (۱-کرنتھیوں ۶: ۱۹-۲۰)۔ ہم خدا کی ملکیت ہیں، کیوں کہ اُس نے ہمیں مخلصی بخشی ہے۔

نیا عہد نامہ بارہا مسیحیوں کو اُن لوگوں کے طور پر پیش کرتا ہے جو مسیح یسوع میں ہیں۔ جب بشارت کی بات کی جاتی ہے، تو لوگوں کو محض یسوع پر اِیمان لانے کی دعوت نہیں دی جاتی بلکہ اُس میں اِیمان لانے کی دعوت دی جاتی ہے۔ یہاں یونانی زبان کا لفظ "eis" اِستعمال ہوا ہے، جس کا ترجمہ "میں" یا "کے اندر" ہے۔ *"eis"* کے مفہوم کو ہم اِس طرح سمجھ سکتے ہیں: اگر مَیں شہر سے باہر ہوں، تو شہر کے اند موجود ہونے کے لئے مجھے سب سے پہلے شہر کے دروازے سے گُزر کر شہر میں داخل ہونا پڑے گا۔ نئے عہد نامے میں یہ تصوّر ہمیں تب ملتا ہے جب ہمیں مسیح میں اِیمان لانے کے لئے بلایا جاتا ہے۔ اور جب ہم حقیقی اِیمان رکھتے ہیں، تو ہم یسوع مسیح میں ہوتے ہیں، اور وہ ہم میں ہوتا ہے۔ یہ اِیمان دار اور مسیح یسوع کا ایک باطنی اِتحاد ہے۔

اب اگر میرا مسیح کے ساتھ باطنی اِتحاد ہے اور آپ بھی مسیح کے ساتھ باطنی اِتحاد میں قائم ہیں تو اِس کا مطلب ہے کہ ہم آپس میں ایک خاص شراکت رکھتے ہیں، یعنی ہماری مسیح میں باہمی رفاقت ہے۔ اِس کے نئے عہد نامے میں بہت سے عملی اِطلاقات موجود ہیں۔ مثلاً، پولُس رسُول ہمیں بتاتا ہے کہ وہ رُوح جس کے وسیلے سے کلیسیا میں ہمیں ایک دُوسرے کے ساتھ تعلق رکھنا ہے وہ (فیاضی کی رُوح) ہے، جو بہت سے گناہوں کو ڈھانپ دیتی ہے۔ مزید یہ کہ ہمیں خداوند میں ایک دُوسرے کی مسیحی آزادی

کا احترام کرنے کے لئے بلایا جاتا ہے۔ ہمیں ایک دُوسرے کی سخت عدالت کرنے سے گریز کرنا ہے۔ ہمیں ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ ہم اُن لوگوں سے تعلق رکھتے ہیں، جنہیں مسیح نے خریدا ہے۔

خدا کے لوگوں اور کلیسیا کے ساتھ بطورِ ایک تنظیم، اِس طرح کا روِیہ ظاہر کرنے کے لئے، ہمیں اُن لوگوں کو نظر انداز کرنا ہوگا جو ہمیں تکلیف پہنچاتے اور ہماری راہوں میں کانٹے بچھاتے ہیں، ہمیں محض اُس ذات کی جانب توجہ مرکوز کرنی ہوگی جس کی ہم کلیسیا ہیں۔اگر مَیں خادموں / نوکروں کے گروہ کا ایک رُکن ہوں اور نوکروں کے ساتھ میرا کوئی تنازعہ ہے، تو اُس تنازعے کی وجہ سے مجھے کبھی بھی اُن نوکروں کے مالک کے خلاف کوئی بات نہیں کرنی چاہئے۔ ہم سب ایک ہی خداوند کے ماتحت،اُس کے خادم ہیں۔

یسوع مسیح کا بنیادی(radical)اور سب سے کٹھن حکم اپنے دُشمنوں سے اپنی مانند محبت کرنا ہے۔ مَیں اِس سے زیادہ غیر فطری کسی چیز کے بارے میں نہیں سوچ سکتا۔؟ اگر کوئی ہمارا دُشمن ہے تو ہمیں اُس کی بھلائی کرنی چاہئے اور اُس کے ساتھ نیکی برتنی چاہئے۔ ہمارے خداوند کے مطابق ایسا کرنا ہمارا فرض ہے۔ ہمیں اُن لوگوں کے ساتھ بھی بھلائی کرنی ہے جو ہم سے عداوت رکھتے اور ہم پر ظُلم کرتے ہیں۔ ہمیں اِس آیت کو بار بار سُننے کی ضرورت ہے، کیوں کہ اُن لوگوں کی بھلائی کے لئے دُعا کرنا،جو ہمارے دُشمن ہیں، دراصل ہماری بنیاد اِنسانی فطرت کے منافی ہے۔ اور یہاں ہمارے پاس یسوع مسیح کی اعلیٰ ترین مثال موجود ہے، جس نے اپنی جان اُن لوگوں کے لئے

قربان کر دی، جنہوں نے اُسے اُس کی موت تک حقیر جانا۔ مجھے نہیں لگتا کہ ہم فطری طور پر اپنے دُشمنوں سے محبت کر سکتے ہیں۔ مگر فقط خدا کے فضل اور اپنے دُشمن کو نظر انداز کر کے مسیح پر توجہ مرکوز کرنے سے ہم ایسا کرنے کی اُمید کر سکتے ہیں۔ ہمیں مسیح کی خاطر اپنے دُشمنوں سے محبت کرنی ہے۔

اگرچہ ہمارے ساتھی مسیحی بھائی ہمارے دُشمن نہیں ہو سکتے، لیکن ہم پھر بھی مسیح کی تعلیمات کا اِطلاق کلیسیائی زِندگی پر کر سکتے ہیں۔ اگر ہمیں اپنے دُشمنوں سے محبت کرنی ہے، تو پھر ہمیں مسیح کے بدن میں موجود ہر فرد سے کتنی زیادہ محبت کرنی چاہیئے؟

باب نہم

حقیقی کلیسیا کی نشانیاں

ایک حقیقی کلیسیا، کب کلیسیا نہیں رہتی؟ مجھے اکثر ایسے لوگوں کے خطوط موصول ہوتے ہیں جو اپنے اندر کا درد بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ "جس کلیسیا میں مَیں جاتا ہوں، مَیں اُس سے خوش نہیں۔ وہ شکایت کرتے ہیں کہ مَیں نہ اپنی کلیسیا میں کئے جانے والے وعظ سے خوش ہوں اور نہ ہی کلیسیا میں ہونے والی سرگرمیوں سے۔" یہ ایک نہایت سنجیدہ سوال ہے، کہ ایک کلیسیا، کب کلیسیا نہیں رہتی۔ یہ سوال سولہویں صدی میں اِصلاحِ کلیسیا کے وقت بہت اہم تھا، جب دِیدنی کلیسیا کی سب سے بڑی تقسیم واقع ہوئی۔ پروٹسٹنٹ اِصلاح کاروں کی روم سے علیحدگی کے بعد کئی متفرق قسم کے گروہ سامنے آئے۔ جن کے عقائد اور اِقرارالایمان مختلف تھے، جن کی طرزِ حکومت اور یہاں تک کہ کلیسیائی رسُومات بھی مختلف تھیں۔ اِن سب گروہوں کا دعویٰ تھا کہ وہ مسیحی کلیسیائیں ہیں، اور بعض کا یہ بھی کہنا تھا کہ فقط وہی واحد حقیقی کلیسیا ہیں۔ پس اُس دَور کے مسیحی لوگوں کا سوال تھا کہ: ہم کیسے اِمتیاز کریں؟ ایک حقیقی کلیسیا کی کیا نشانیاں ہیں؟

روم نے ابھی تک پروٹسٹنٹ کلیسیاؤں کو مستند تسلیم نہیں کیا تھا، اِس لئے اِصلاح کاروں نے اِس مسئلے پر جدوجہد کی۔ روم نے کلیسیا کی تعریف بیان کرتے ہوئے کہا کہ جہاں بشپ ہو، وہیں کلیسیا ہے، اور اگر رومی بشپ کی تصدیق کے بغیر کوئی بھی سماج وجود میں آتا ہے تو وہ مستند کلیسیائیں نہیں۔ پروٹسٹنٹ مصلحین نے اِس معاملے کے بارے میں ایک مختلف نقطہ نظر اِختیار کیا۔ ایک مستند کلیسیا کی نشان دِہی اور حد بندی کرنے کی کوشش میں، اُنہوں نے تین اِمتیازی خصوصیات پر اِتفاق کیا۔ اوّل، اُنہوں نے کہا کہ ایک کلیسیا تب حقیقی ہے جب وہاں اِنجیل کی منادی وفاداری سے کی جائے۔ دوم، ایک حقیقی کلیسیا میں پاک رُسوم کی ادائیگی دُرست طریقے سے ہوتی ہیں۔ حقیقی کلیسیا کی تیسری خصوصیت کلیسیائی ضابطے کا ٹھیک اور وفادارانہ اِستعمال ہے۔ تیسرے نقطے کا ایک ضمنی نتیجہ کلیسیائی حکومت ہے، جو کلیسیا کی نشوونما اور اُن کے ضابطے کے لئے موجود ہوتی ہے۔ ایک کلیسیا کو تشکیل دینے والے تمام مختلف عناصر میں سے، یہ تین خصوصیات ناقابلِ سمجھوتا ہیں جن کی نشان دِہی مصلحین نے ایک حقیقی کلیسیا کی لازم نشانیوں کے طور پر کی ہے۔ آیئے اِن نشانیوں پر مزید تفصیل سے غور کرتے ہیں:

ا۔ جہاں خدا کا کلام (اِنجیل) بذریعہ وعظ وفاداری سے پیش کیا جائے، وہاں مصلحین کی مراد محض یسوع کی موت اور کفارے کی خوش خبری کی منادی نہیں، بلکہ مسیحیت کی لازم سچائیوں کو وفاداری اور دُرست طریقے سے بیان کرنا تھا۔ اگر کوئی کلیسیا مسیحی اِیمان کے کسی لازم پہلو کا اِنکار کرے، تو ایسے اِدارے کو کلیسیا نہیں سمجھا جائے گا۔ تارِیخی

پروٹسٹنٹ کلیسیا میں مورمن کلیسیا کو ایک مستند مسیحی کلیسیا کے طور پر تسلیم نہیں کیا جاتا، کیوں کہ مورمن عقیدہ، مسیح کی اَبدی اُلوہیت کی تردِید کرتا ہے۔

۲۔ ایک حقیقی کلیسیا جہاں پاک رسُوم کی دُرُست ادائیگی ہو۔ مصلحین کے مطابق جس کلیسیا میں پاک رسُوم یعنی بپتسمہ اور عشائے ربانی کی دُرُست ادائیگی نہ ہو وہ حقیقی کلیسیا نہیں۔ یہ بات عصرِ حاضر میں اِس لئے اہم ہے، کیوں کہ ہمارے پاس ینگ لائف(Young Life)، کیمپس کروسیڈ (campus Crusade)اور انٹرورسٹی (interVersity) جیسے ایسے کلیسیائی گروہ(para-church)موجود ہیں جو روز کی بنیاد پر مسیحی رسائی اور خدمت کے مختلف عناصر میں مصروف رہتے ہیں۔ اِن کی بلاہٹ کلیسیا کے ساتھ مِل کر کام کرنا ہے۔ لیگونیئر منسٹری کو بھی ایک پیرا چرچ منسٹری کہا جا سکتا ہے۔ اِن کا کہنا ہے کہ ہم ایک تعلیمی اِدارہ ہیں، کلیسیا نہیں۔ لیگونیئر منسٹریز پاک رسُوم کی ادائیگی نہیں کرتی۔ ہمارے پاس کلیسیائی رُکنیت نہیں جس کے ذریعے سے ہم اُن لوگوں کو ضابطہ مین لائیں جو لیگونیئر حلقے کا حصہ ہیں۔ یہ ہمارا کام نہیں۔ ہمیں محض کلیسیا کی تدریسی مدد کے لئے بلایا گیا ہے اور ہم کلیسیا ہونے کا دعویٰ نہیں کرتے، اِسی لئے کلیسیا میں پاک رسُوم کی ادائیگی اور کلیسیائی ضابطے کی جانب ہماری توجہ بہت محدود ہے۔ اِس لحاظ سے کوئی بھی لیگونیئر منسٹری کا رُکن نہیں۔ ہم لوگوں کو بپتسمہ دے کر "لیگونیئر کلیسیا" میں شامل نہیں کرتے، کیوں کہ ایسی کوئی کلیسیا وجود ہی نہیں رکھتی۔ یہ ایک حقیقی کلیسیا کی ذِمے داری ہے کہ وہاں پاک رسُوم کی دُرُست ادائیگی ہو۔

۳۔ کلیسیائی ضابطہ: ہم نے کلیسیائی تارِیخ میں دیکھا ہے کہ کلیسیائی ضابطہ کسی حد تک متغیر رہا ہے۔ ماضی میں ایسا وقت بھی تھا، جب کلیسیائی ضابطے کا اِطلاق سختی سے کیا جاتا تھا۔ سولھویں صدی کے دوران میں رومن کیتھولک کلیسیا کی طرف سے پروٹسٹنٹ کلیسیا کو مخالفت کے باعث شدید ظلم و ستم کا سامنا تھا اور پروٹسٹنٹ کلیسیا کا بھی رومن کیتھولک کلیسیا کے خلاف ایسا ہی رویہ تھا۔ ہم جانتے ہیں کہ لوگوں کو کلیسیائی ضابطے کے نام پر تشدد اور ہر قِسم کی سزاؤں کا نشانہ بنایا جاتا تھا۔ اِکیسویں صدی میں ہمارے نقطہ نظر سے، یہ عمل ظالمانہ، غیر معمولی اور وحشیانہ لگتا ہے۔ اور ایسا ہو بھی سکتا ہے، لیکن مَیں چاہتا ہوں کہ ہم اِسے بہتر طور پر سمجھیں: سولھویں صدی میں کلیسیائی راہ نما واقعی دوزخ پر یقین رکھتے تھے۔ اُن کا خیال تھا کہ ایک شخص کے عالمِ ارواح میں ڈالے جانے سے بدتر کچھ بھی نہیں۔ کلیسیا کا پختہ یقین تھا کہ اپنے اَراکین کو عالمِ اَرواح سے بچانے کے لئے اُن کی سرزنش کرنے اور اُنہیں کلیسیائی ضابطہ سکھانے کے لئے تقریباً کسی بھی ذریعے کا اِستعمال جائز ہے۔ اگر کسی شخص کو دوزخ کی آگ سے بچانے کے لئے اَذیّت خانے، اَذیّت رساں آلات کا اِستعمال، یا یہاں تک کہ جلانے کی دھمکی بھی دی جائے تو اُسے جائز سمجھا جاتا تھا۔ مَیں اِس عمل کا دِفاع نہیں کر رہا، لیکن مَیں سولھویں صدی کے اُن لوگوں کی ذہنیت سمجھنے میں آپ کی مدد کرنے کی کوشش کر رہا ہوں جو عالمِ اَرواح کو سنجیدگی سے لیتے تھے۔ آج ہمیں ایسا لگتا ہے کہ ہمیں لوگوں کو کلیسیائی ضابطہ سکھانے کی ضرورت نہیں، کیوں کہ اِن باتوں سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ ایسا اِس لئے بھی ہو سکتا ہے کہ بہت سے لوگ اِلٰہی عدالت کے خطرے پر یقین نہیں رکھتے۔

کلیسیائی تاریخ میں جب بھی کلیسیائی ضابطے کی بات ہوتی تو The مزاج کا جھکاؤ اکثر انتہاپسندی کی طرف ہو جاتا ہے۔ بعض اوقات کلیسیا سخت اور شدید قسم کے کلیسیائی ضابطے میں شامل ہو جاتی تھی۔ کئی مرتبہ کلسیا ایک غیر معمولی حد تک لبرل روِیے وسیع النظری سے پہچانے جاتے تھے۔ یہ وہ صورتِ حال ہے جہاں لوگوں پر کسی ضابطے کو نافذ نہیں کیا جاتا۔ کچھ عرصہ قبل، اَمریکہ میں مرکزی کلیسیائی تنظیموں میں ایک مسئلہ کھڑا ہوا، جہاں پاسبانوں اور دِیگر علما کے ایک گروہ نے ایک مقالہ تیار کیا جس میں اُنہوں نے شادی میں مرد اور عورت کی زِندگی بھر کی مسیحی جنسی اَخلاقیات کو از سرِ نو بیان کیا۔ یہ رپورٹ کلیسیا کے لئے قانون کے طور پر پیش کی گئی، جس کی راسخ الاعتقاد کلیسیا کی جانب سے سخت مخالفت کی گئی۔ اِس تنظیم کے سالانہ اِجلاس میں ایک بڑا مقابلہ ہوا، اور جب اِس مقابلے میں ووٹ لئے گئے، تو یہ تجویز ناکام رہی۔

لیکن اِس کے بعد جو ہوا، شاید وہ زیادہ عجیب تھا۔ اگرچہ کلیسیا نے جنسی رویے کے بارے میں اِس خاص مؤقف کو نہیں اپنایا، لیکن اُنہوں اِس مؤقف کی وکالت کرنے والوں کی تادِیب بھی نہیں کی۔ یہاں کلیسیا درحقیقت یہ کہہ رہی تھی کہ "اگرچہ یہ ہمارا سرکاری مؤقف نہیں، لیکن اگر آپ ہماری تنظیم میں پاسبان بننا چاہتے اور اِن باتوں کو قائم رکھنا یا ہمیں سکھانا چاہتے ہیں، تو ہم اِس کے بارے میں کوئی ردِ عمل ظاہر نہیں کریں گے۔" اِس موقع پر کلیسیائی ضابطے کی ناکامی دِکھائی دیتی ہے۔ اور جدید دَور کی کلیسیا میں ایسا اکثر ہوتا رہا ہے۔

اِس سے ایک سوال یہ بھی اُٹھتا ہے کہ اگر کوئی کلیسیا اپنے اراکین کو سنگین، گھناؤنے اور اِنتہائی مکروہ گناہوں کے حوالے سے کلیسیائی ضابطہ سکھانے میں نمایاں طور پر ناکام ہو جاتی ہے تو کیا وہ اِدارہ پھر بھی کلیسیا ہے؟ کلیسیا کب رسُولی کلیسیا ہوتی ہے؟ اِس سوال کا جواب دینا آسان نہیں، کیوں کہ کلیسیائی تارِیخ میں ایسا بہت کم ہوا ہے کہ کوئی اِدارہ یہ تسلیم کرے کہ وہ مسیح کے کفارے یا مسیح کی اُلوہیت یا دِیگر بنیادی سچائیوں پر یقین نہیں رکھتا۔ مگر ایسا ہمیشہ واضح نہیں ہوتا۔ اکثر کلیسیا مسیحی اِیمان کی بنیادی سچائیوں کے ساتھ لاپرواہی برتتی ہے۔

ہم حقیقی اِنحراف اور قانونی اِنحراف کے درمیان، یعنی رسمی اور اصلی اِنحراف کے درمیان اِمتیاز کرتے ہیں۔ رسمی اِنحراف وہ ہے جب کلیسیا مسیحی اِیمان کی کسی بنیادی سچائی کا واضح اور غیر مبہم طور پر اِنکار کرتی ہے۔ حقیقی اِنحراف، مادّی یا عملی سطح پر اِنحراف ہے، جہاں عقائد تو برقرار ہیں، لیکن کلیسیا اُن عقائد پر مزید یقین نہیں رکھتی۔ کلیسیا اُنہیں عقائد کی بیخ کُنی کرتی ہے جن پر وہ یقین رکھنے کا دعویٰ کرتی ہے۔

یہ اِمتیاز ہمیں ایک عملی اِطلاق کی جانب لے جاتا ہے۔ کسی شخص کو کب اپنی کلیسیا چھوڑ کر دُوسری کلیسیا میں شامل ہو جانا چاہیئے؟ اوّل، مَیں یہ کہوں گا کہ یہ ایسا فیصلہ نہیں جو کسی کو بھی آسانی سے لے لینا چاہیئے۔ یہ ایک سنجیدہ اَمر ہے۔ تقریباً، ہمیشہ جب ہم کسی کلیسیا میں شامل ہوتے ہیں تو ہم خدا کے سامنے ایک سنجیدہ عہد کے ساتھ ایسا کرتے ہیں۔ اِس لئے ایسے گروہ سے خود کو الگ کرنا، جس کے سامنے ہم نے مقدس عہد

کیا ہو، سنجیدہ وجوہات کا متقاضی ہے۔ اِس کے لئے مستحکم بنیادوں پر جواز پیش کیا جانا چاہیئے۔

عصرِ حاضر میں لوگ بغیر سوچے سمجھے ایک کلیسیا سے دُوسری کلیسیا میں شامل ہو جاتے ہیں۔ جب ہم معمولی وجوہات جیسے رنگوں کے اِنتخاب یا کسی ناگوار تبصرے کے باعث کلیسیا چھوڑ دیتے ہیں، تو ہم کلیسیا کی مُقدس ماہیت کو سمجھنے میں ناکام رہتے ہیں۔

ہمیں بلاوجہ کلیسیا نہیں چھوڑنی چاہیئے۔ ہمیں اپنی بہترین قابلیت کے ساتھ اور جب تک ممکن ہو سکے کلیسیا سے اپنے عہد کا احترام کرنا چاہیئے، ماسوائے اِس کے کہ جب ہماری وہاں بطورِ مسیحی نشوونما اور مزید ترقی نہ ہو رہی ہو۔ جب ایک کلیسیا منحرف ہو جائے تو ایک مسیحی کو اُسے چھوڑ دینا چاہیئے۔ آپ ایسا سوچ سکتے ہیں کہ آپ کو کلیسیا میں رہنا چاہیئے اور اُس کی تبدیلی اور بحالی کے لئے کام کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے، لیکن اگر کلیسیا واقعی منحرف ہو جائے، تو آپ کو وہاں رہنے کی اِجازت نہیں۔ کوہِ کرمل پر بعل کے نبیوں اور ایلیاہ کے درمیان ہونے والے مقابلے پر غور کریں۔ جب خدا نے بعل پر اپنی طاقت ظاہر کی، تو کیا آپ تصوّر کر سکتے ہیں کہ کوئی پھر بھی کہے کہ، "ٹھیک ہے، اب مَیں دیکھ سکتا ہوں کہ یہوّاہ ہی خدا ہے، لیکن مَیں نمک اور روشنی کے طور پر بعل کے ہاں ہی رہوں گا اور اُس کی اِصلاح کے لئے کام کرنے کی کوشش کروں گا۔" جس اِدارے کے ساتھ ہم مُنسلک ہیں، اگر وہ اِنحراف کا اِرتکاب کرتا ہے، تو اُسے چھوڑنا ہمارا فرض ہے۔

کسی بھی صورت میں ہمیں ایک کلیسیا کی نشانیوں کو غور سے دیکھنا چاہئے۔ کیا وہاں کلامِ خدا (اِنجیل) بذریعہ واعظ دُرست پیش کیا جاتا ہے؟ کیا وہاں پاک رسُوم کی دُرست ادائیگی ہوتی ہے؟ کیا وہاں کلیسیائی حکومت اور کلیسیائی ضابطے کی بائبلی شکل موجود ہے؟ اگر آپ کی کلیسیا میں یہ تینوں باتیں موجود ہیں، تو آپ کو اُسے چھوڑنے کی ضرورت نہیں۔ اور آپ کو مسیح کے بدن کے اِس حصے کا ایک تعمیری جزو بننے کے لئے کام کرنا چاہئے۔ اِن چند ابواب میں ہم نے خدا کی دُلہن، یعنی یسوع مسیح کی کلیسیائی ماہیت اور دائرہ کار کو دیکھا ہے۔ کلیسیا اپنی کامل خوب صورتی میں تب ہی چمکے گی جب ہم اپنے حقیقی مقصد کو سمجھیں گے۔ رسُولی ایمان پر قائم رہتے ہوئے اور سچائی میں متحد ہو کر ہم اِس منتظر دُنیا کے سامنے اعلان کریں گے اور یہ بیان کریں گے کہ ہمارا خدائے ثالوث عبادت اور خدمت کے لائق ہے۔ خدا باپ کے بلائے ہوئے لوگوں کے طور پر، ہمارے لئے یہ سب سے بڑی خوشی ہے۔ ایک حقیقی کلیسیا یعنی وہ لوگ جو اُس کی خاص ملکیت ہے، جو اُس کی تمجید کے لئے متحد رہتے ہیں۔

مُصنف کے بارے میں:

ڈاکٹر آر۔ سی۔ سپرول لیگونئیر منسٹریز کے بانی، فلوریڈا کے شہر سنفورڈ میں سینٹ اینڈریو چیپل کے بانی پاسبان، رِیفارمیشن بائبل کالج کے پہلے صدر اور ٹیبل ٹالک (Table Talk) میگزین کے ایگزیکٹو مدیر تھے۔ اُن کا ریڈیو پروگرام "ری نیوئنگ یور مائنڈ(Renewing your mind)" آج بھی دُنیا بھر کے سینکڑوں ریڈیو اسٹیشنوں پر روزانہ نشر ہوتا ہے اور اِسے آن لائن بھی سُنا جا سکتا ہے۔ وہ ایک سو سے زائد کُتب کے مُصنف بھی تھے، بشمول

The Holiness of God, Chosen by God, and Everyone's a Theologian۔

اُنہیں دُنیا بھر میں کتابِ مقدس کی لاخطائیت اور خدا کے لوگوں کے لئے اُس کے کلام پر پختہ یقین کے ساتھ کھڑے ہونے کی ضرورت کے اپنے واضح دِفاع کے لئے پہچانا جاتا تھا۔

ایک مینار اور رنگ برنگ شیشے کی کھڑکیوں کی عمارت

جب لفظ چرچ کا ذکر کیا جاتا ہے، تو بہت سے لوگ عمارت کے بارے میں سوچتے ہیں۔ بعض اِسے محض ایک فرقہ تصور کرتے ہیں۔ لیکن چرچ اِن سب سے بڑھ کر ہے اس کتابچے میں ڈاکٹر آر. سی. اسپرول وضاحت کرتے ہیں کہ کلیسیا لوگوں کا ایک گروہ یا جماعت ہے جو محض عمارت ہیں

بلکہ یہ خدا کے آفاقی خاندان کو تشکیل ہے۔ اُنہیں ایسی زندگی گزارنے کے لیے بلایا گیا ہے ہے جو خُدا کو جلال دے۔۔ ابتدائی کلیسیا کے ایک بہت ہی اہم بیان یعنی ”کلیسیا“ ایک“، ”پاک“، ”عالم گیر“، اور ”رسولی“ ہے سے شروع کر کے ڈاکٹر آر سی کی طرف سے اہم سوالات کے کتابچہ کی سیریز میں اہم مختصر مگر اہم سوالات کے جوابات پیش کیے گئے ہیں جو اکثر مسیحی اور متجسس لوگ پوچھتے ہیں۔

ڈاکٹر آر۔ سی۔ سپرول لیگونئیر منسٹریز کے بانی، فلوریڈا کے شہر سنفورڈ میں سینٹ اینڈریو چیپل کے بانی پاسبان، رِیفارمیشن بائبل کالج کے پہلے صدر اور ٹیبل ٹالک (Table Talk) میگزین کے ایگزیکٹو مدیر تھے۔ وہ ایک سو سے زائد کُتب کے مُصنف بھی تھے، جن میں ”خُدا کی پاکیزگی“ (The Holiness of God) جیسی کُتب شامل ہیں۔

لیگنیئر لائبریری

UCRT
URDU CENTER FOR REFORMED THEOLOGY
اُردو سنٹر فار ریفارمڈ تھیولوجی